الجزء الاوّل

من كتاب المختصر في أخبار البشر

وهو ذلك التاريخ الذى سرت بذكره الركبان

وأثنى عليه أرباب هذا الفن فى كل زمان حتى كان

عمدتهم الذى يرجعون فى إحقاق الحق اليه ويعولون

فى مهمات منقولاتهم عليه تأليف الملك المؤيّد

عماد الدين اسماعيل أبى الفدا صاحب حماة

المتوفى سنة اثنتين وثلاثين وسبعمائة

هجريه رحمه الله

تعالى آمين

الطبعة الاولى

بالمطبعة الحسينية المصريه

على نفقة السيد محمد عبد اللطيف الخطيب وشركاه

تاريخ
أبي زرعة الدمشقي

تأليف

الإمام الحافظ عبد الرحمن بن عمرو بن عبد الله بن صفوان النصري
المتوفى سنة ٢٨١ هـ

وضع حواشيه
خليل المنصور

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

ابن ثمان سنين[1].

أخبرنا محمد بن الحُسين بن الفَضْل القَطّان، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر بن دَرَسْتُويه النَّحْوي، قال: حدثنا يعقوب بن سُفيان، قال: سمعتُ سُليمان بن حَرْب يقول: شَهِد عليّ بدرًا وهو ابن عشرين سنة، وشَهِد الفَتْح وهو ابن ثمان وعشرين سنة.

أخبرنا عليّ بن محمد المُعَدَّل، قال: أخبرنا الحُسين بن صَفْوان البَرْذَعي، قال: حدثنا عبدالله بن محمد بن أبي الدُّنيا، قال: حدثنا محمد بن سعد، قال: حدثنا محمد بن عُمر، قال: حدثنا أبو بكر بن عبدالله بن أبي سَبْرة، عن إسحاق بن عبدالله بن أبي فَرْوة، قال: سألتُ أبا جعفر محمد بن عليّ: كم كان سن عليّ يومَ قُتِل؟ قال: ثلاثًا وستين سنة[2]. قلتُ: ما كانت صِفَتُه؟ قال: رجلٌ آدم شديدُ الأدمة، ثقيلُ العَينين عظيمهما، ذو بطن، أصلَع، هو إلى القِصَر أقرب[3]. قلت: أين دُفِن؟ فقال: بالكوفة ليلاً وقد غُيِّبَ عن[4] دَفْنه.

أخبرنا أبو الحسن عليّ بن أحمد بن عُمر المُقرىء، قال: أخبرنا عليّ بن أحمد بن أبي قيس الرَّقّاء، قال: حدثنا أبو بكر بن أبي الدُّنيا، قال: حدثنا عباس بن هشام[5]، عن أبيه، قال: بُويع عليّ بن أبي طالب بن عبدالمطلب ابن هاشم بن عبد مناف بالمدينة يوم الجُمُعة حين قُتِل عُثمان، لاثنتي عشرة ليلة بَقِينَ من ذي الحجَّة[6]؛ فاستقبلَ المُحرم سنة ست وثلاثين. قال غير عباس:

(١) إسناده ضعيف، لانقطاعه.

(٢) روى ابن سعد في طبقاته ٣/ ٣٨ من طريق عبدالله بن محمد بن عقيل عن محمد ابن الحنفية مثله.

(٣) الأمر المتعلق بصفته ساقه ابن سعد بهذا السند في طبقاته الكبرى ٣/ ٢٧.

(٤) في م: «عني»، وهو تحريف.

(٥) في ب ١ و ل ١: «هاشم». ولم أقف عليه.

(٦) في تاريخ الطبري ٤/ ٤٣٦: «يوم الجمعة لخمس بقين من ذي الحجة».

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء
من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت
الخطيب البغدادي
٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الأول

محمد بن إسحاق - محمد بن الحسن

المقدمة والخطط

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه
الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

تحقیقِ تاریخِ یومِ شہادتِ
دامادِ رسول سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

آج کل شیعہ اپنی خود ساختہ من گھڑت عید غدیر جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی یوم شہادت 18 ذوالحجہ کی خوشی میں مناتے ہیں اب شیعہ اور کچھ شیعہ سے متاثر اہلسنت بھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی تاریخ یوم شہادت 12 ذوالحجہ بتا رہے ہیں جو کہ غلط ہے صحیح تاریخ یوم شہادت 18 ذوالحجہ ہے

14573 - وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: كَانَتِ الشُّورَى، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عُثْمَانَ لِثَلَاثٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، وَقُتِلَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ (تَمَامَ) سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ وَسِنُّهُ ثَمَانٍ وَثَمَانُونَ سَنَةً. وَكَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ، وَكَانَتْ وِلَايَةُ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ یحییٰ بن بکیر بیان کرتے ہیں: (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد) شوریٰ کے لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتخاب پر متفق ہوئے تھے یہ اس وقت کی بات ہے جب ذوالحج کے تین دن باقی رہ گئے تھے اور یہ سن ۲۳ ہجری کی بات ہے جبکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن ۱۸ ذوالحج سن ۳۵ ہجری میں ۸۸ برس کی عمر میں شہید کیا گیا وہ اپنی داڑھی پر زرد خضاب لگاتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ سال رہی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

14574 - وَعَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ تِسْعِينَ أَوْ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ إِلَى قَتَادَةَ ثِقَاتٌ.

❁❁ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس وقت ان کی عمر نوے سال یا شاید اٹھاسی سال تھی۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اور قتادہ تک اس کے رجال ثقہ ہیں۔

14575 - وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: كَانَتْ خِلَافَةُ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ سال تک رہی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

14576 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ بْنِ بَكَّارٍ قَالَ: قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ ذِي

حدیث: 14573 - اخرجہ الطبرانی فی "المعجم الکبیر" (107)

حدیث: 14574 - اخرجہ الطبرانی فی "المعجم الکبیر" (108و104) اخرجہ الطبرانی فی "المعجم الصغیر" (547)

حدیث: 14575 - اخرجہ الطبرانی فی "المعجم الکبیر" (106)

حدیث: 14576 - اخرجہ الطبرانی فی "المعجم الکبیر" (101)

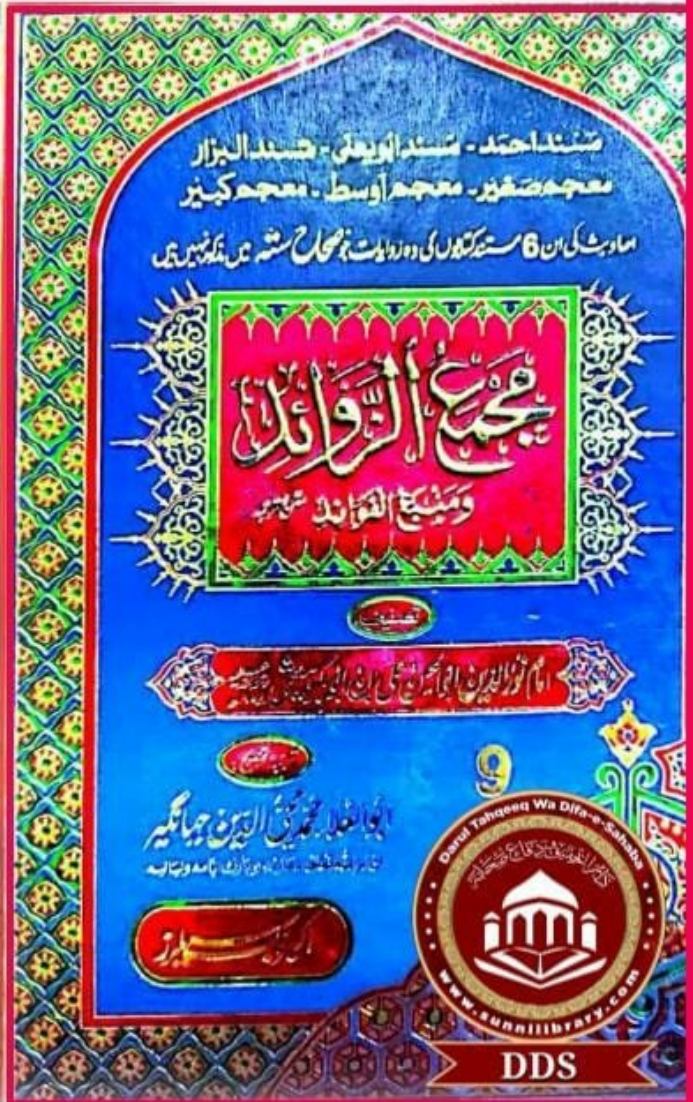

Darul Tehqeeq wa Difa e Sahaba / www.sunnilibrary.com

باب:

آپ کی عمر اور تدفین کا بیان

مشہور قول کے مطابق حضرت عثمانؓ اپنے گھر میں چالیس روز محصور رہے اور بعض کا قول ہے کہ چالیس سے چند دن زیادہ محصور رہے اور شعبیؒ کا قول ہے کہ بائیس راتیں محصور رہے اور بلا اختلاف آپ جمعہ کے روز قتل ہوئے۔

سیف بن عمر نے اپنے مشائخ سے بیان کیا ہے کہ جمعہ کی آخری ساعت میں قتل ہوئے اور حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہما اور دوسرے لوگوں نے اس کی صراحت کی ہے اور دیگر لوگوں کا بیان ہے کہ اس دن کی چاشت کو قتل ہوئے اور یہ زیادہ مناسب ہے اور مشہور قول کے مطابق یہ واقعہ ۱۸/ ذوالحجہ کو ہوا اور بعض کا قول ہے کہ ایام التشریق میں ہوا' اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے کہ احمد بن زہیر نے مجھ سے بیان کیا کہ ابوخیثمہ نے ہم سے بیان کیا کہ وہب بن جریر نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے یونس سے عن یزید عن الزہری سنا کہ حضرت عثمانؓ قتل ہو گئے تو بعض لوگوں نے خیال کیا کہ آپ ایام التشریق میں قتل ہوئے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ آپ ۳/ ذوالحجہ کو جمعہ کے روز قتل ہوئے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ آپ یوم النحر کو قتل ہوئے ہیں' اسے ابن عساکر نے بیان کیا ہے اور شاعر کا یہ شعر اس کی شہادت دیتا ہے۔

''انہوں نے سر کے سیاہ وسفید بالوں والے کو چاشت کے وقت قتل کر دیا جو سجود کا آئینہ تھا اور رات کو تسبیح کرتے اور قرآن پڑھتے گزارتا تھا''۔

ابن عساکر کا قول ہے کہ پہلا قول زیادہ مشہور ہے اور بعض کا یہ قول بھی ہے کہ آپ مشہور قول کے مطابق ۱۸/ ذوالحجہ ۳۵ھ کو جمعہ کے روز قتل ہوئے اور بعض کا قول ہے کہ ۳۶ھ میں قتل ہوئے یہ قول حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ایک پارٹی کا ہے جو غریب ہے' آپ نے بارہ روز کم بارہ سال خلافت کی ہے کیونکہ آپ کی بیعت ۲۴ھ کے محرم کے آغاز میں ہوئی تھی اور آپ کی عمر ۸۲ سال تھی اور صالح بن کیسان کا قول ہے کہ آپ نے ۸۲ سال اور چند ماہ کی عمر میں وفات پائی ہے اور بعض آپ کی عمر ۸۴ سال بتاتے ہیں اور قتادہ کا قول ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ۸۸ یا ۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی ہے اور قتادہ ہی کی ایک روایت میں آپ کی عمر وفات کے وقت ۸۶ سال بیان کی گئی ہے اور ہشام بن الکلبی کی روایت میں بوقتِ وفات آپ کی عمر ۷۵ سال بیان کی گئی ہے اور یہ بہت ہی غریب روایت ہے اور اس سے غریب تر وہ روایت ہے جسے سیف بن عمر نے اپنے مشائخ سے بیان کیا ہے کہ محمد' طلحہ' ابوعثمان اور حارثہ نے کہا ہے کہ حضرت عثمانؓ ۶۳ سال کی عمر میں شہید ہوئے تھے۔

اب رہی بات آپ کی قبر کی جگہ کی' تو بلا اختلاف آپ حش کوکب میں۔ بقیع کی مشرقی جانب دفن ہوئے ہیں اور بنی امیہ کے زمانے میں آپ کی قبر پر ایک گنبد بنا دیا گیا جو آج تک موجود ہے' حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں' مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حش کوکب میں اپنی قبر کے پاس سے گزرا کرتے تو فرماتے کہ عنقریب یہاں ایک صالح شخص دفن ہوگا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قتالاً شديداً فأُصيبَ يومئذ عينُ معاويةَ بن حُدَيْج[1]، وأبي شمر بن أبرهة، وحَنْويل بن ناشرة الكنعي فسُمُّوا رماةَ الحدَقِ، فهادنهم عبد الله بن سعد، إذ لم يطقهمْ، فقال الشاعر يومئذ:

لم ترَ عيني مثلَ يومِ دمْقَلَةْ[2] الخيلُ تعدو بالدروعِ مُثْقَلَةْ

ثم كانت سنةُ المضيقِ، سنة ثنتين وثلاثين.

٩٤ ـ قال أبو زُرعة: وقال بعضُ أهل العلم: إن قبرسَ كانت سنةَ ثلاثٍ وثلاثين، والصحيحُ عِندنا ما قال يَزيدُ بن عُبَيْدة.

٩٥ ـ **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: فأخبرني الحكمُ بن نافع قال: أخبرنا صفوانُ بن عَمْرو عن عبد الرحمٰن بن جُبَيْر بن نفير عن أبيهِ عن أبي الدرداءِ أنه شهدَ فتح قبرس. قال جُبير: ورأيته يبْكي، والسَّبيُ يُفرَّقُ.

ثم كانت الصَّواري سنة أربع وثلاثين، ثم كانت ذو خشبٍ سنة خمس وثلاثين.

وقُتِلَ عثمانُ بن عفان رحمةُ الله عليه يوم الجمعة لثمان عشرة مضتْ من ذي الحجة سنة خمسٍ وثلاثين.

٩٦ ـ **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: فحدثنا عبدُ الأعلى بن مُسْهِر: أنه أصيبَ في ذي الحجة من سنة خمس وثلاثين.

٩٧ ـ **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: فحدّثنا عبدُ الأعلى بن مُسْهِر قال: حدّثنا سعيد بنُ عبد العزيزِ عن عبد الله بن أبي عبد الله العَبْسي قال: قتله سودانُ بن رومان المرادي.

٩٨ ـ **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: فحدّثنا عبدُ الأعلى بنُ مُسْهِر أنه سمع سعيدَ بن العزيز يقول: صلى جُبير بن مطعم على عثمانَ بن عفان في ثمانية.

٩٩ ـ **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: حدّثنا أبو مُسْهِر قال: وكانت الفتنة خمسَ سنين.

١٠٠ ـ **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: وقال أحمد بن حنبل: كانت الجملُ سنة ستٍ وثلاثين، وكانت صفينُ في شهر ربيع الأول سنة سبعٍ وثلاثين.

١٠١ ـ **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: حدّثني عبد الرحمٰن بن إبراهيم عن الوليد بن مسلم عن سعيد بن عبد العزيز قال: لما قُتل عثمانُ، واختلف الناسُ، لم تكن للناس غازيةٌ، ولا صائفةٌ، حتى اجتمعت الأُمةُ على معاويةَ سنةَ أربعينَ، وسمّوها سنةَ الجماعة.

---

(١) معاوية بن حُدَيْج: أحد أمراء معاوية بن أبي سفيان على مصر.

(٢) دمقلة: أو دنقلة: بلدة من بلاد النوبة جنوب مصر.

تاريخ
أبي زرعة الدمشقي

تأليف

الإمام الحافظ عبد الرحمن بن عمرو بن عبد الله بن صفوان النصري
المتوفى سنة ٢٨١ هـ

وضع حواشيه
خليل المنصور

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

امام ابن خلدون لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی کی شہادت یوم جمعہ 18 ذی الحجہ 35 ہجری کو ہوئی۔

(تاریخ ابن خلدون جلد 2 حصہ اول خلفاے راشدین کا بیان صحفہ نمبر 364)

نے شور مچایا ابن عدیس نے کہا جانے دو اس کے سر سے ہم کو کوئی سروکار نہیں ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جس نے امیر المومنین عثمان کے قتل کا بیڑہ اٹھایا تھا وہ کنانہ بن بشیر تجیبی تھا۔ اسی نے تلوار چلائی تھی۔ عمرو بن حمق نے نیزہ کے چند زخم پہنچائے تھے۔ عمیر بن ضابی نے ٹھوکریں ماری تھیں۔ جس سے چند پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ ٹھوکریں لگانے کے وقت یہ کہتا جاتا تھا کہ کیوں تم ہی نے میرے باپ کو قید کیا تھا جو بے چارہ قید ہی کی حالت میں مرگیا۔

دعا گو: محمد ذوالقرنین

تجہیز و تکفین: امیر المومنین حضرت عثمانؓ کی شہادت اٹھارویں ذی الحجہ ۳۵ھ یوم جمعہ کو ہوئی تین دن تک بے گور و کفن پڑے رہے۔ حکیم بن حرام اور جبیر بن معطم' علی ابن ابی طالب کے پاس گئے۔ آپ نے دفن کرنے کی اجازت دی' شب کے وقت مابین مغرب و عشاء جنازہ لے کر نکلے' جنازے کے ساتھ زبیر' حسن ابوجہم بن حذیفہ' مروان تھے۔ جنت البقیع کے باہر حس کوکب میں دفن کیا۔ جبیر بن معطم نے نماز پڑھائی لیکن بعض مورخوں کا خیال ہے کہ مروان نے اور بعض کہتے ہیں کہ حکیم نے پڑھائی تھی۔ روایت کی جاتی ہے کہ بلوائیوں میں سے چند لوگوں نے دفن کرنے اور نماز جنازہ پڑھنے سے بھی تعرض کیا تھا۔ لیکن علی ابن ابی طالب نے ان کو جھڑکا اور سختی سے روکا بعض کا خیال ہے کہ علیؓ طلحہؓ زید بن ثابت' کعب بن مالک بھی شریک جنازہ تھے اور بغیر غسل کے انہیں کپڑوں میں دفن کیا جو پہنے ہوئے تھے۔

عہدِ عثمانیؓ کے عمال: بوقت شہادت ممالک اسلامیہ میں عمال اس تفصیل سے تھے۔ مکہ میں عبداللہ بن الحضرمی' طائف میں قاسم بن ربیعہ ثقفی' ضعار میں یعلی بن منبہ' جند میں عبداللہ بن ربیعہ' بصرے میں عبداللہ بن عامر' شام میں معاویہ بن ابی سفیان' حمص میں عبدالرحمٰن بن خالد' قنسرین میں حبیب بن مسلمہ' اردن میں ابوالاعور سلمی اور بحرین میں عبداللہ بن قیس فرازی عامل تھے۔ فلسطین صوبہ شام میں شامل تھا اس کی حکومت پر معاویہ کی جانب سے علقمہ بن حکیم کندی مامور تھا۔ عہدہ قضاء پر ابوالدرداء تھے کوفہ میں امامت ابوموسیٰ اشعری کرتے تھے میدان جنگ کی افسری قعقاع بن عمرو کے قبضہ میں تھی۔ سواد کے صیغہ مال پر جابر مزنی اور سماک انصاری مامور تھے۔ قرقیسا میں جریر بن عبداللہ' آذربائیجان میں اشعث بن قیس حلوان میں عتبہ بن نہاش' اصفہان میں سائب بن اقرع اور سبدان میں تمیس گورنر تھے۔ مدینہ منورہ میں بیت المال کے افسر

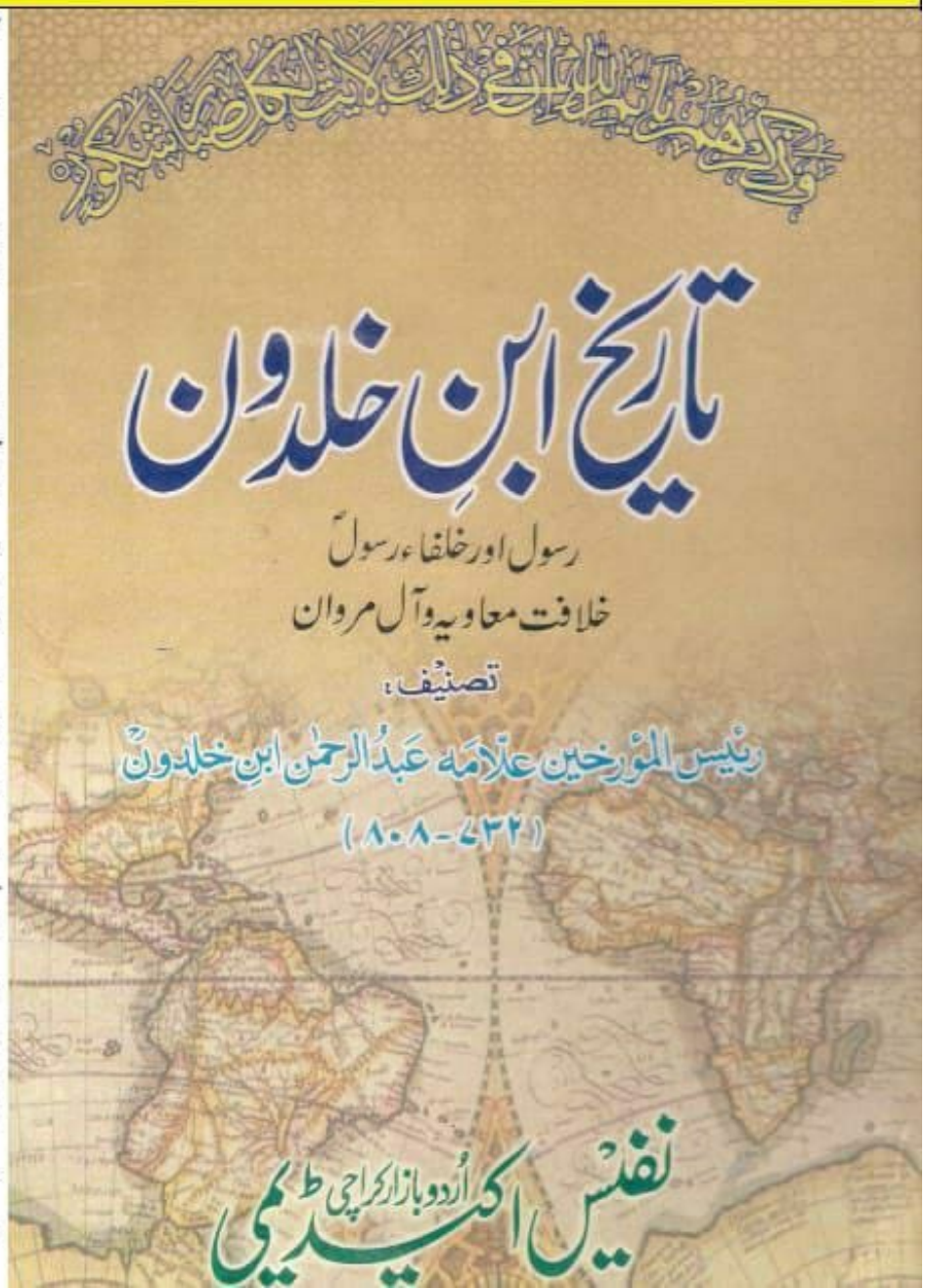

جس دن حضرت عثمان شہید ہوے اس دن وہ روزے سے تھے اور نبیؐ نے ان کو خواب میں آکر فرمایا آپ آج افطار ہمارے ساتھ کریں گے (امام طبری اس روایت کو صحیح روایات کے حصے میں لاے)۔(تاریخ طبری باب ذکر الخیر عن قتل عثمان)

صحيح
تاريخ عثمان بن عفان
رضي الله عنه

ذكر الخبر عن قتل عثمان رضي الله عنه

٢٤٦ ـ حدثني أحمد بن إبراهيم؛ قال: حدّثنا عبد الله بن إدريس ، عن عبيد الله بن عمر ، عن نافع: أنّ جَهْجاهاً الغِفاريّ أخذ عصاً كانت في يد عثمان ، فكسرها على ركبته ، فرمى في ذلك المكان بأكله[١]. (٤ : ٣٦٧) .

٢٤٧ ـ حدّثني يعقوب بن إبراهيم ، قال: حدّثنا معتمِر بن سليمان التيميّ ، قال: حدّثنا أبي ، قال: حدّثنا أبو نَضْرة عن أبي سعيد مولى أبي أسَيْد الأنصاريّ، قال: أشرف عليهم عثمان رضي الله عنه ذات يوم ، فقال: السلام عليكم ، قال: فما سمع أحداً من الناس ردّ عليه إلاّ أن يردّ رجل في نفسه ، فقال: أنشدُكم بالله هل علمتم أني اشتريت رومة من مالِي يستعذَب بها ، فجعلت رِشائي منها كرِشاء رجل من المسلمين! قال: قيل: نعم. قال: فما يمنعني أن أشرب منها حتى أفطر على ماء البحر! قال: أنشدكم الله هل علمتم أنّي اشتريت كذا وكذا من الأرض فزدته في المسجد؟ قيل: نعم ، قال: فهل علمتم أحداً من الناس مُنع أن يصلّي فيه قبلي! قال: أنشدكم الله ، هل سمعتم نبيّ الله ﷺ يذكر كذا وكذا؛ أشياء في شأنه ، وذكّرَ الله إياه أيضاً في كتابه المفصّل. قال: ففشا النهي.

قال: فجعل الناس يقولون: مهلاً عن أمير المؤمنين ، قال: وفشا النهي ، قال: وقام الأشتر ـ قال: ولا أدري يومئذ أو في يوم آخر ـ فقال: لعله قد مكر به وبكم! قال: فوطئه الناس ، حتى لقي كذا وكذا ، قال: فرأيته أشرف عليهم مرّة أخرى ، فوعظهم وذكّرهم ، فلم تأخذ فيهم الموعظة. وكان الناس تأخذ فيهم الموعظة أوّلَ ما يسمعونها؛ فإذا أعيدت عليهم لم تأخذ فيهم. قال: ثم إنه فتح الباب ووضع المصحف بين يديه. قال: وذاك أنه رأى من الليل أنّ نبيّ الله ﷺ يقول: «أفطر عندنا الليلة»[٢]. (٤ : ٣٨٣) .

دعا گو: محمد ذوالقرنین

طبری نے سیف کی روایت کو نقل کیا کہ ابو عثمان النہدی اور دوسرے راویوں نے بیان کیا ہے کہ عثمان کو جمعہ کے دن 18 ذی الحجہ 35 ہجری میں شہید کیا گیا۔ (تاریخ طبری عربی، باب 35 ہجری کے واقعات صفحہ نمبر 787)

وكتب إلي السري، عن شعيب، عن سيف، عن محمد وطلحة وأبي حارثة وأبي عثمان، قالوا: قتل عثمان ﷺ يوم الجمعة لثماني عشرة ليلة مضت من ذي الحجة سنة خمس وثلاثين على رأس إحدى عشرة سنة وأحد عشر شهراً واثنين وعشرين يوماً من مقتل عمر ﷺ.

وحدثت عن زكرياء بن عدي، قال: حدثنا عبيد الله بن عمرو، عن ابن عقيل، قال: قتل عثمان ﷺ سنة خمس وثلاثين.

وكتب إلي السري، عن شعيب، عن سيف، عن أبي حارثة وأبي عثمان ومحمد وطلحة، قالوا: قتل عثمان ﷺ لثماني عشرة ليلة خلت من ذي الحجة يوم الجمعة في آخر ساعة.

وقال آخرون قتل يوم الجمعة ضحوةً.

تاريخ الأمم والملوك

تاريخ الطبري

الإمام الفقيه المفسر المؤرخ أبو جعفر محمد بن جرير الطبري

(224 - 310) هـ

طبعة تقدم لها بتوضيح في أسانيد الطبري وبيان المؤاخذات عليها، وصححت النسخة على أصح النسخ الموجودة، وفهرست بفهارس للآيات وفهارس للأحاديث، وفهارس للموضوعات

اعتنى به

أبو صهيب الكرمي

بيت الأفكار الدولية

دعا گو: محمد ذوالقرنین

حضرت علی کی بیعت جمعہ کے دن اس وقت کی گئی جب ماہ ذی الحجہ ختم ہونے میں پانچ روز باقی تھے (یعنی ذی الحجہ کی 25 تاریخ کو)۔

(تاریخ طبری جلد 3 حصہ دوم صفحہ نمبر 28)

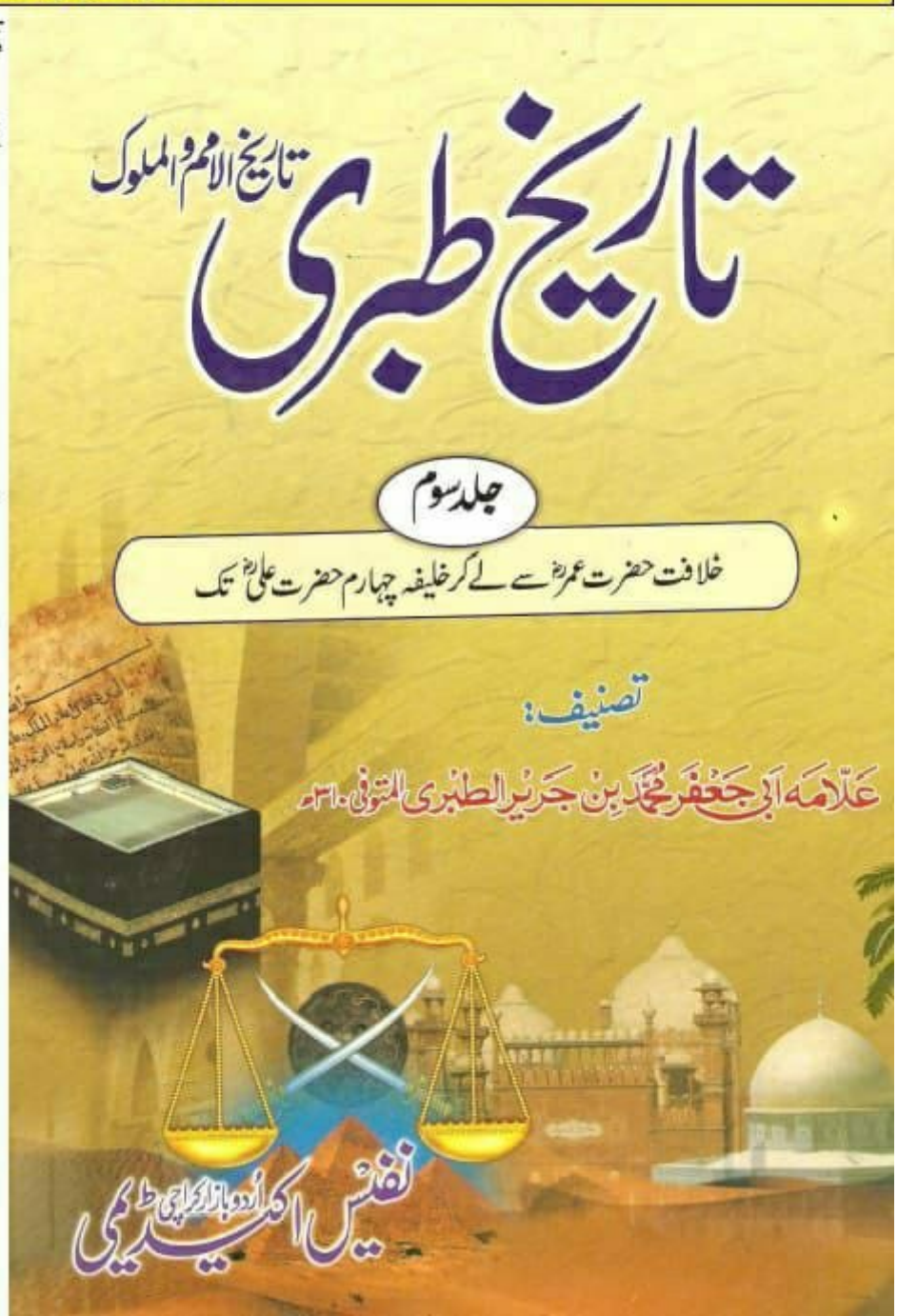

باب ۲

نفاذِ خلافت

دعا گو: محمد ذوالقرنین

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پہلا خطبہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت جمعہ کے دن کی گئی اس وقت ماہ ذی الحجہ کے ختم میں پانچ روز باقی تھے اور لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سے دن گن رہے تھے۔ خلافت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا۔

سری نے شعیب' سیف اور سلیمان بن ابی المغیرہ کے حوالے سے میرے پاس یہ تحریر روانہ کی کہ علی بن حسین رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلافت کے بعد جو سب سے پہلا خطبہ دیا اس میں خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا:

''اللہ عزوجل نے ایسی کتاب نازل فرمائی جو لوگوں کو ہدایت کرنے والی ہے اس کتاب میں ہر قسم کے خیر وشر کو بیان فرمایا: اب تمہیں چاہیے کہ تم خیر کو قبول کرو اور شر کو چھوڑ دو۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرو۔ وہ تمہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور حرام فرمائے ہیں جو قطعاً چھپے ڈھکے نہیں اور تمام حرام کاموں سے زیادہ مسلمانوں کا خون حرام فرمایا ہے۔ اس نے مسلمانوں کے ساتھ اخلاص اور باہم متحد رہنے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلم وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر لوگ محفوظ رہیں۔ سوائے اس صورت کے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کی ایذا دہی کا حکم دیا ہے۔

تم موت آنے سے قبل عام اور خاص احکام سب پر عمل کرلو۔ کیونکہ لوگ تو تمہارے سامنے موجود ہیں اور موت تمہیں گھیرتی چلی آ رہی ہے۔ تم گناہوں سے ہلکے ہو کر موت سے ملو۔ لوگ تو ایک دوسرے کا انتظار ہی کرتے رہتے ہیں۔ تم لوگ اللہ کے بندوں اور اس کے شہروں کی بربادی کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ تم سے اس کا ضرور سوال کیا جائے گا حتیٰ کہ چوپایوں اور گھاس پھوس کے بارے میں بھی تم سے سوال ہوگا۔

اللہ عزوجل کی اطاعت کرو۔ اس کی نافرمانی نہ کرو اور جو بھی تمہیں خیر نظر آئے اسے قبول کرو اور جو برائی دیکھو اسے چھوڑ دو اور اس وقت کو یاد کرو جب تم لوگ تھوڑی تعداد میں تھے اور زمین میں کمزور تھے''۔

Ataunnabi.com

١٤٥٧١ - وبسنده، قَالَ: خطبهم عَلى، فقطعوا عَلَيْهِ خطبته، فَقَالَ: إنما وهنت يَوْم قتل عُثمان، وضرب لهم مثلاً مِثْل ثلاثة أثوار وأسدًا اجتمعوا فِي أجمة أسود وأحمر وأبيض، وَكَانَ الأسد إذا أراد واحدًا منهم اجتمعن عَلَيْهِ فامتنعن مِنْهُ، فَقَالَ الأسد للأسود والأحمر: إنما يفضحنا فِي أجمتنا هَذِهِ، ويشهرنا هَذَا الأبيض، فدعانى حَتَّى آكله فلونى عَلى لونكما، ولونكما عَلى لونى، فحمل عَلَيْهِ، فلم يلبث أن قتله، ثُمَّ قَالَ للأسود: إنما يفضحنا ويشهرنا فِي أجمتنا هَذَا الأحمر، فدعنى حَتَّى آكله، فلونى عَلى لونك، ولونك عَلى لونى، فحمل عَلَيْهِ فقتله، فَقَالَ للأسود: إنِّى آكلك، قَالَ: دعنى أصوت ثلاثة أصوات، فَقَالَ: ألا إنما أكلت يَوْم أكل الأبيض، ألا إنما أكلت يَوْم أكل الأبيض، ألا إنما أكلت يَوْم أكل الأبيض، ألا إنما وهنت يَوْم قتل عُثمان[١].

رواه الطبرانى بإسناد الَّذِى قبله.

١٤٥٧٢ - وَعَنْ مغيرة، قَالَ: خرج من الكوفة جرير، وعدى بن حاتم، وحنظلة الكاتب إِلَى قرسيسيا، وقالوا: لا نقيم فِي بلدة يشتم فيها عُثمان، رَضِى اللَّه عَنْهُ[٢].

رواه الطبرانى، ورجاله رجال الصحيح، إلا أن مغيرة لم يسمع من الصحابة.

١٤٥٧٣ - وَعَنْ يحيى بن بكير، قَالَ: كَانَت الشورى، فاجتمع النَّاس عَلى عُثمان لثلاث بقين من ذى الحجة سنة ثلاث وعشرين، وقتل عُثمان يَوْم الجمعة لثمان عشرة خلت من ذى الحجة سنة خمس وثلاثين، وسنه ثمان وثمانون سنة، وَكَانَ يصفر لحيته، وكانت ولاية عُثمان ثنتى عشرة سنة[٣].

رواه الطبرانى، ورجاله ثقات.

١٤٥٧٤ - وَعَنْ قتادة، أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ تِسْعِينَ سَنَةً، أَوْ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً[٤].

رواه أحمد، والطبرانى، ورجاله إِلَى قتادة ثقات.

---

(١) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (١١٣).

(٢) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٢١٧).

(٣) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (١٠٧).

(٤) أخرجه الإمام أحمد فى المسند (١/٧٤)، والطبرانى فى الكبير برقم (١٠٤)، وأورده المصنف فى زوائد المسند برقم (٣٦٣٠).

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

تأليف

الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان
الهيثمي المصري
المتوفى سنة ٨٠٧هـ

تحقيق

محمد عبد القادر أحمد عطا

الجزء التاسع

المحتوى :

كتاب المناقب

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

فرمى بهما على البلاط ، فأكلتهما الكلاب ؛ وكان العبدان اللذان قتلا يوم الدار يقال لهما نُجيح وصُبيح ؛ فكان اسماهما الغالب على الرقيق لفضلهما وبلائهما ؛ ولم يحفظ الناس اسم الثالث ، ولم يغسّل عثمان ، وكُفّن فى ثيابه ودمائه ولا غُسِل غلاماه .

وكتب إلىّ السرىّ ، عن شعيب ، عن سيف ، عن مجالد ، عن الشعبىّ قال : دفن عثمان رضى الله عنه من اللّيل ، وصلّى عليه مَرْوان بن الحكم ، وخرجت ابنتُه تبكى فى أثره ، ونائلة ابنة الفَرافصة ، رحمهم الله .

• • •

ذكر الخبر عن الوقت الذى قتل فيه عثمان رضى الله عنه

اختُلف فى ذلك بعد إجماع جميعهم على أنه قتل فى ذى الحجّة ، فقال بعضهم : قتل لثمانى عشرة ليلة خلت من ذى الحجة سنة ست وثلاثين من الهجرة ، فقال الجمهور منهم : قتل لثمانى عشرة ليلة مضت من ذى الحجّة سنة خمس وثلاثين .

• ذكر الرواية بذلك عن بعض من قال إنه قتل فى سنة ست وثلاثين :

حدّثنى الحارث بن محمد ، قال : حدّثنا ابن سعد ، قال : أخبرنا محمد ابن عمر ، قال : حدّثنى أبو بكر بن إسماعيل بن محمد بن سعد بن أبى وقاص ، عن عثمان بن محمد الأخنسىّ ، قال الحارث : وحدّثنا ابنُ سعد ، قال : أخبرنا محمد بن عمر ، قال : حدّثنى أبو بكر بن عبد الله بن أبى سَبْرة ، عن يعقوب بن زيد ، عن أبيه ، قال : قتِل عثمان رضى الله عنه يوم الجمعة لثمانى عشرة ليلة خلت من ذى الحجة سنة ست وثلاثين بعد العصر ، وكانت خلافته اثنتى عشرة سنة غير اثنى عشر يومًا ؛ وهو ابن اثنتين وثمانين سنة .

وقال أبو بكر : أخبرنا مُصعب بن عبد الله ، قال : قتل عثمان رضى الله عنه يوم الجمعة لثمانى عشرة ليلة خلت من ذى الحجة سنة ست وثلاثين بعد العصر .

• • •

ذخائر العرب

٣٠

تاريخ الطبري

تاريخ الرسل والملوك

لأبي جعفر محمد بن جرير الطبري

٢٢٤ - ٣١٠ هـ

الجزء الرابع

تحقيق

محمد أبو الفضل إبراهيم

دار المعارف بمصر

و قال قدس سره في سوانح اليوم الثامن عشر من الشهر إنه قصة غدير خم كانت في اليوم الثامن عشر من ذي الحجة و هو يوم عيد الغدير و فيه نصب رسول الله ﷺ عليا بالخلافة و في الثامن عشر من ذي الحجة أيضا من سنة خمس و ثلاثين من الهجرة قتل عثمان بن عفان بن الحكم بن أبي العاص بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصي الأموي و هو أول خلفاء بني أمية و في هذا اليوم بعينه بايع الناس أمير المؤمنين ﷺ صلوات الله عليه بعد عثمان و رجع الأمر إليه في الظاهر و الباطن و اتفقت الكافة عليه طوعا بالاختيار.

١٩٥/٩٨ و في هذا اليوم فلج موسى على السحرة و أخزى الله عز و جل فرعون و جنوده من أهل الكفر و الضلال و فيه نجى الله تعالى إبراهيم ﷺ من النار و جعلها بردا و سلاما كما نطق به القرآن و فيه نصب موسى بن عمران ﷺ وصيه يوشع بن نون و نطق بفضله على رءوس الأشهاد و فيه أظهر عيسى وصيه شمعون الصفا و فيه أشهد سليمان بن داود ﷺ سائر رعيته على استخلاف آصف وصيه و دل على فضله بالآيات و البينات و هو يوم كثير البركات[١٠].

و ذكر ابن عبد البر في الإستيعاب أن عثمان بويع يوم السبت غرة المحرم سنة أربع و عشرين بعد دفن عمر بن الخطاب بثلاثة أيام و قتل بالمدينة يوم الجمعة لثمان عشر أو سبع عشر خلت من ذي الحجة سنة خمس و ثلاثين من الهجرة و قيل في وسط أيام التشريق و قيل قتل على رأس أحد عشر سنة و أحد عشر شهرا و اثنين و عشرين يوما من قتل عمر بن الخطاب و على رأس خمس و عشرين سنة من متوفى رسول الله ﷺ و قيل قتل يوم الجمعة لثمان ليال خلت من ذي الحجة يوم التروية سنة خمس و ثلاثين و قيل قتل يوم الجمعة لليلتين بقيتا من ذي الحجة و حاصروه ثمانية[١١] و أربعين يوما و قيل حاصروه شهرين و عشرين يوما[١٢].

و قال رحمه الله في سوانح اليوم التاسع عشر من الشهر و في ليلة تسع عشرة من شهر رمضان يكتب وفد الحاج و يستحب فيها الغسل و في ليلة الأربعاء تاسع عشر شهر رمضان سنة أربعين من الهجرة ضرب مولانا أمير المؤمنين علي بن أبي طالب ﷺ[١٣].

و قال رحمه الله في سوانح اليوم العشرين من الشهر و في اليوم العشرين من رمضان سنة ثمان من الهجرة كان فتح مكة و هو عيد أهل الإسلام و مسرة بنصرة الله تعالى نبيه و إنجاز له ما وعده من الإبانة عن حقه و إبطال عدوه و يستحب فيه التطوع بالخيرات و مواصلة ذكر الله تعالى و الشكر له على جليل الإنعام[١٤].

و في اليوم العشرين من صفر سنة إحدى و ستين أو اثنتين على اختلاف الرواية في قتل مولانا الحسين ﷺ كان رجوع حرم مولانا أبي عبد الله من الشام إلى مدينة الرسول و هو اليوم الذي ورد فيه جابر بن عبد الله بن حرام الأنصاري صاحب رسول الله ﷺ و رضي عنه و أرضاه من المدينة إلى كربلاء لزيارة قبر الحسين ﷺ و كان أول من زاره من الناس[١٥].

١٩٦/٩٨ و في تاريخ المفيد: و في اليوم العشرين من جمادى الآخرة سنة اثنتين من المبعث كان مولد السيدة الزهراء فاطمة ﷺ و هو يوم شريف متجدد فيه سرور المؤمنين و يستحب فيه التطوع بالخيرات و الصدقة على المساكين و كذا في كتاب المصباح[١٦] و في رواية أخرى سنة خمس من المبعث و الجمهور يرون أن مولدها قبل المبعث بخمس سنين و في الدر أن فاطمة ولدت بعد ما أظهر الله نبوة أبيها بخمس سنين و قريش تبني البيت و روي أنها ولدت ﷺ في جمادى الآخرة يوم العشرين منه سنة خمس و أربعين من مولد النبي ﷺ و في المناقب روي أن فاطمة ولدت بمكة بعد المبعث بخمس سنين و بعد الإسراء بثلاث سنين في العشر من جمادى الآخرة و ولدت الحسن ﷺ و لها اثنتي عشرة سنة و قيل إحدى عشرة سنة بعد الهجرة و كان بين ولادتها بالحسن و بين حملها بالحسين خمسون يوما و روي أنها ولدت بعد خمس سنين من ظهور الرسالة و نزول الوحي[١٧].

---

(٩) العدد القوية ص ١٤٨ رقم ٦٤.
(١٠) العدد القوية ص ٢٠٠ رقم ٢٠ ـ ٢٢.
(١١) في المصدر «تسعة» بدل «ثمانية».
(١٢) العدد القوية ص ٢٠١ ذيل رقم ٢٣.
(١٣) العدد القوية ص ٢١٨ رقم ٦.
(١٤) العدد القوية ص ٢١٩ رقم ١٠.
(١٥) العدد القوية ص ٢١٩ رقم ١١.
(١٦) مصباح المتهجد ص ٧٩٣.
(١٧) العدد القوية ص ٢١٩ ـ ٢٢٠ رقم ١٢ ـ ١٣.

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي (قدس الله سره)

الكتاب العشرون

الزكاة والصوم وفيه أعمال السنة

طبعة مصححة ومرتبة على حسب ترتيب المصنف

طلحة يوما قد تهيأ مالك فاقبضه فقال هو لك معونة على مروءتك فلما حصر عثمان قال علي لطلحة انشدك الله الا كففت عن عثمان قال لا والله حتى تعطي بنو امية الحق من انفسها فكان علي يقول لحا الله ابن الصعبة أعطاه عثمان ما اعطاه وفعل به ما فعل « اهـ » . وكذلك عائشة كانت تقول في عثمان اقتلوا نعثلاً فقد كفر كما رواه الطبري وغيره ، ثم حارب طلحة مع ام المؤمنين عليا يوم الجمل طلبا بثأر عثمان وكان الباعث لطلحة على التحريض على عثمان الطمع في الخلافة كما كان الباعث لام المؤمنين على ذلك الطمع في الخلافة لقريبها طلحة التيمي كما كان ذلك هو الباعث على طلب ثأره من علي وكان الباعث لعمرو على حرب علي الطمع في امارة مصر ، أو أن الباعث للدلالة على ذلك الاجتهاد الذي يؤجر المخطىء فيه اجرا واحدا والمصيب أجرين !! لله در مهيار حيث يقول :

وللقتيل يا زمون دمه وفيهم القاتل غير من قتل

وفي شرح نهج البلاغة : إن ابن عباس جاء عليا برسالة من عثمان وهو محصور يسأله فيها الخروج إلى ماله بينبع ليقل هتف الناس باسمه للخلافة بعد أن كان سأله مثل ذلك من قبل فقال يا ابن عباس ما يريد عثمان أن يجعلني الا جملا ناضحا بالغرب[1] اقبل وادبر بعث إلي أن اخرج ثم الآن يبعث إلي أن اخرج والله لقد دفعت عنه حتى خشيت أن اكون آثما « اهـ » .

قال الطبري : كتب عثمان إلى معاوية وابن عامر وامراء الأجناد يستنجدهم فتربص به معاوية وكان عثمان قد استشار نصحاءه في امره فاشاروا أن يرسل إلى علي ويطلب إليه أن يرد الناس ويعطيهم ما يرضيهم ليطاولهم حتى يأتيه الامداد فقال إنهم لا يقبلون التعليل وقد كان مني في المرة الأولى ما كان فقال مروان اعطهم ما سألوك وطاولهم ما طاولوك فانهم قوم قد بغوا عليك ولا عهد لهم فدعا عليا وقال له قد ترى ما كان من الناس ولست آمنهم على دمي فارددهم عني فاني اعطيهم ما يريدون من الحق من نفسي ومن غيري فقال علي إن الناس إلى عدلك احوج منهم إلى قتلك وانهم لا يرضون الا بالرضا وقد كنت اعطيتهم من قبل عهدا فلم تف به فلا تغرر في هذه المرة فاني معطيهم عنك الحق قال اعطهم فوالله لافين لهم فخرج علي إلى الناس فقال انكم انما تطلبون الحق وقد اعطيتموه وأنه منصفكم من نفسه فسأله الناس أن يستوثق لهم وقالوا انا لا نرضى بقول دون فعل فدخل اليه فاعلمه فقال اضرب بيني وبين الناس اجلا ، قال لا اقدر على تبديل ما كرهوا في يوم واحد فقال علي اما ما كان بالمدينة فلا اجل فيه واما ما غاب فاجله وصول امرك قال نعم فاجلني فيما بالمدينة ثلاثة ايام فأجابه إلى ذلك وكتب بينه وبين الناس كتابا على رد كل مظلمة وعزل كل عامل كرهوه فكف الناس عنه وجعل يتأهب سرا للقتال ويستعد بالسلاح واتخذ جندا فلما مضت الأيام الثلاثة ولم يغير شيئاً ثار به الناس وخرج قوم إلى من بذي خشب من المصريين فاعلموهم الحال فقدموا المدينة . قال الطبري ثم إن محاصري عثمان اشفقوا من وصول اجناد من الشام والبصرة تمنعه فحالوا بين عثمان وبين الناس ومنعوه كل شيء حتى الماء فارسل عثمان سراً إلى علي وإلى ازواج النبي ﷺ انهم قد منعونا الماء فجاء علي في الغلس فوقف على الناس فوعظهم وقال إن الذي تفعلون لا يشبه امر

(١) الناضح البعير يستقي عليه « والغرب » الدلو العظيمة . - المؤلف -

المؤمنين ولا امر الكافرين إن الفرس والروم لتأسر فتطعم وتسقي فالله الله لا تقطعوا الماء عن الرجل فاغلظوا له وقالوا لا نعم ولا نعمة عين فلما رأى منهم الجد رمى بعمامته إلى دار عثمان يعلمه أنه قد نهض وعاد . قال الطبري : وبقي عثمان ثلاثة ايام لا يدفن ثم أن حكيم بن حزام وجبير بن مطعم كلما عليا في أن يأذن في دفنه ففعل فلما سمع الناس بذلك قعد له قوم في الطريق بالحجارة وخرج ناس يسير من اهله ومعهم الحسن بن علي وابن الزبير بين المغرب والعشاء فاتوا به حائطا من حيطان المدينة يعرف بحش كوكب خارج البقيع فصلوا عليه وجاء ناس من الأنصار ليمنعوا من الصلاة عليه فارسل علي فمنع من رجم سريره وكف الذين راموا منع الصلاة عليه .

وفي نهج البلاغة من خطبة له في معنى قتل عثمان : لو امرت به لكنت قاتلا ، أو نهيت عنه لكنت ناصرا ، غير أن من نصره لا يستطيع أن يقول خذله من انا خير منه ، ومن خذله لا يستطيع أن يقول نصره من هو خير مني ، وانا جامع لكم امره : استأثر فأساء الاثرة وجزعتم فأسأتم الجزع ولله حكم واقع في المستأثر والجازع .

قال ابن أبي الحديد : ظاهر هذا الكلام أنه ما امر بقتله ولا نهى عنه ولا يجوز أن يحمل هذا الكلام على ظاهره لما ثبت من عصمة دم عثمان ولما ثبت في السير والأخبار أنه كان ينهى عن قتله . واجاب بحمل النهي على المنع باليد وانما لم يمنع باليد لأنه غلب على ظنه أنه غير مؤثر فهو قد كان ينهى عنه باللسان ، هذا حاصل جوابه ، وهو يرجع إلى أنه غير قادر على المنع وهو كذلك لقلة الأنصار وخذلان الأكثر وقوة المحاصرين له وكثرتهم قال ولأجل اشتباه هذا الكلام على السامعين قال كعب بن جعيل شاعر اهل الشام من ابيات :

ارى الشام تكره أهل العرا ق واهل العراق لهم كارهونا
وقالوا علي امام لنا فقلنا رضينا ابن هند رضينا
وما في علي لمستعتب مقال سوى ضمه المحدثينا
وايثاره اليوم اهل الذنو ب ورفع القصاص عن القاتلينا
اذا سيل عنه حذا شبهة وعمى الجواب على السائلينا
فليس براض ولا ساخط ولا في النهاة ولا الآمرينا
ولا هو ساء ولا سره ولا بد من بعض ذا أن يكون

قال وما قال هذا الشعر الا بعد أن نقل إلى اهل الشام كلام كثير لعلي في عثمان يجري هذا المجرى كقوله ما ساءني وما سرني وقيل له ارضيت فقال لم ارض فقيل له اسخطت قال لم اسخط . واما قوله غير ان من نصره الخ فقال : معناه إن خاذليه كانوا خيرا من ناصريه لأن الذين نصروه كان اكثرهم فساقا كمروان بن الحكم واضرابه وخذله المهاجرون والأنصار .

بيعته بالخلافة

بويع علي (ع) بالخلافة يوم الجمعة لخمس بقين من ذي الحجة على رواية الطبري سنة ٣٥ وكان قتل عثمان يوم الجمعة لثمان عشرة ليلة خلت من ذي الحجة فكان بين قتله وبيعة علي سبعة ايام ، وروى الحاكم في المستدرك بسنده انه استخلف علي بن أبي طالب سنة خمس وثلاثين وهو ابن ثمان وخمسين سنة واشهر . قال الحاكم في المستدرك : اختلفت الروايات في

الإمام السيّد محسن الأمين

أعيان الشيعة

المجلّد الأوّل

كتابخانه
بنیاد دائرة المعارف اسلامی

شماره ثبت ۲۰۶۶
تاریخ ۱۳۶۲/۱۱/۲۸

حقّقه وأخرجه
حسن الأمين

دار التعارف للمطبوعات
بيروت

مدّة ولايته اثنا عشر سنة إلّا أيّاما، قتل بالسيف وله يومئذ اثنتان وثمانون سنة، وقيل ستّ وثمانون سنة، وأخرج من الدار وألقي على بعض مزابل المدينة لا يقدم أحد على مواراته خوفا من المهاجرين والأنصار، حتّى احتيل لدفنه بعد ثلاث، فأخذ سرّا فدفن في حشّ كوكب، وهي مقبرة كانت لليهود بالمدينة، فلمّا ولي معاوية بن أبي سفيان وصلها بمقابر أهل الإسلام.

و في هذا اليوم بعينه بايع الناس أمير المؤمنين عليه السلام بعد عثمان، ورجع الأمر إليه في الظاهر والباطن، واتّفقت الكافّة عليه طوعا بالاختيار[1]، وفي هذا اليوم فلج موسى بن عمران من السحرة[2]، وأخزى اللّه عزّ وجلّ فرعون وجنوده من أهل الكفر والضلال، وفيه نجّى اللّه تعالى إبراهيم عليه السلام من النار وجعلها بردا وسلاما كما نطق به القرآن، وفيه نصب موسى بن عمران وصيّه يوشع بن نون ونطق بفضله على رءوس الأشهاد، وفيه أظهر عيسى وصيّه شمعون الصفا،فيه أشهد سليمان بن داود عليه السلام سائر رعيّته على استخلاف آصف وصيّه عليه السلام، وفيه نصب رسول اللّه صلى الله عليه وآله أمير المؤمنين عليه السلام[3] ودلّ على فضله بالآيات والبيّنات، وهو يوم كثير البركات.

٤٩٤/٣١ ١٢ـ ختص[4]: قتل عثمان بن عفّان[5] وهو ابن إحدى وثمانين سنة، وولي الأمر اثنتي عشر سنة.

أقول: قال ابن عبد البرّ في الإستيعاب عثمان بن عفّان بن أبي العاص ابن أميّة بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصي القرشي الأموي، يكنّى أبا عبد اللّه، وأبا عمرو[6]، وولد في السنة السادسة بعد الفيل، أمّه أروى بنت كريز ابن ربيعة بن حبيب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصي، وأمّها البيضاء أمّ حكيم بنت عبد المطلب عمّة رسول اللّه صلى الله عليه وآله[7]، زوّجه رسول اللّه صلى الله عليه وآله[8] ابنتيه رقيّة ثم أمّ كلثوم واحدة بعد أخرى، وبويع له بالخلافة يوم السبت غرّة المحرّم سنة أربع وعشرين بعد دفن عمر بن الخطاب بثلاثة أيّام باجتماع الناس عليه، وقتل بالمدينة يوم الجمعة لثمان عشرة أو سبع عشرة خلت من ذي الحجة سنة خمس وثلاثين من الهجرة، ذكره المدائني، عن أبي معشر، عن نافع.

و قال المعتمر، عن أبيه، عن أبي عثمان النهدي قتل في وسط أيّام التشريق. وقال ابن إسحاق قتل عثمان على رأس إحدى عشرة سنة وأحد عشر شهرا واثنين وعشرين يوما من مقتل عمر بن الخطاب. وعلى رأس خمس عشرين[9] من متوفّى رسول اللّه صلى الله عليه وآله.

٤٩٥/٣١ وقال الواقدي قتل[10] يوم الجمعة لثمان ليال خلت من ذي الحجّة يوم التروية سنة خمس وثلاثين.

وقد قيل إنّه قتل يوم الجمعة لليلتين بقيتا من ذي الحجّة، وقد روي ذلك عن الواقدي أيضا.

و[11] قال الواقدي وحاصروه تسعة وأربعين يوما، وقال الزبير حاصروه شهرين وعشرين يوما، وكان أوّل من دخل عليه الدار[12] محمد بن أبي بكر فأخذ بلحيته، فقال له[13] دعها يا ابن أخي فو اللّه[14] لقد كان أبوك يكرمها، فاستحى و خرج، ثم دخل رومان بن أبي[15] سرحان رجل أزرق قصير محدود عداده في مراد، وهو من ذي أصبح معه خنجر فاستقبله به وقال على أيّ دين أنت يا نعثل. فقال عثمان لست بنعثل، ولكنّي عثمان بن عفّان، وأنا على ملّة إبراهيم حَنِيفاً مُسْلِماً وَ ما أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ. قال كذبت، وضربه على صدغه الأيسر فقتله، فخرّ، وأدخلته امرأته نائلة بينهابين ثيابها، وكانت امرأة جسيمة، ودخل رجل من أهل مصر معه السيف مصلتا، فقال واللّه لأقطعنّ أنفه، فعالج

٤٩٦/٣١ المرأة فكشف عن ذراعيها وقبضت على السيف فقطع إبهامها، فقالت لغلام عثمان[16] يقال له رباح ومعه سيف

---

(١) ومن قوله: في هذا اليوم. إلىٰ هنا ذكره العلامة المجلسي أيضاً في بحاره ١٩٤/٩٨.
(٢) في المصدر: فلح موسىٰ بن عمران علىٰ السحرة.. وهو الظاهر.
(٣) من قوله: وفيه نصب. إلىٰ هنا لا يوجد في العُدد المطبوع.
(٤) الاختصاص: ١٣٠.
(٥) لا يوجد في (س) والمصدر: بن عفان.
(٦) الاستيعاب المطبوع هامش الإصابة ٦٩/٣ ـ ٨١، وهي مقاطع من كلامه هناك.
(٧) هنا سقط يراجع الاستيعاب.
(٨) هنا سقط كثيراً يراجع المصدر ٧٠/٣ ـ ٧١.
(٩) في الاستيعاب زيادة: سنة.
(١٠) في المصدر زيادة: عثمان.
(١١) خطّ علىٰ الواو في (ك).
(١٢) في الاستيعاب ٤٧٧/٢ ـ ٤٧٨: الدار عليه بتقديم وتأخير.
(١٣) لا توجد: له، في المصدر.
(١٤) في الاستيعاب: والله.
(١٥) لا توجد في المصدر: أبي.
(١٦) في المصدر: لعثمان.

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار (ع)

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي (قدس الله سره)

الكتاب الثامن

الفتن وفيه ما جرى بعد النبي (ص) من غصب الخلافة وغزوات أمير المؤمنين (ع)

القسم الأول

طبعة مصححة ومرتبة على حسب ترتيب المصنف

بمكانكم في أوائل الشأم ، حتى آتي أمير المؤمنين لأعرف صحّة أمره ، فأتى عثمان، فسأله عن المدّة ، فقال : قد قدمت لأعرف رأيك وأعود إليهم فأجيئك بهم . قال : لا والله ، ولكنّك أردت أن أُقْتَل فتقول : أنا وليّ الثأر . إرجع ، فجئني بالناس ! فرجع ، فلم يعد إليه حتى قُتل .

وصار مروان إلى عائشة ، فقال : يا أمّ المؤمنين ! لو قمت فأصلحت بين هذا الرجل وبين الناس ؟ قالت : قد فرغت من جهازي ، وأنا أريد الحجّ . قال : فيدفع إليك بكلّ درهم أنفقته درهمين ، قالت : لعلّك ترى أنّي في شك من صاحبك ؟ أما والله لوددت أنّه مقطّع في غرارة[1] من غرائري ، وأني أطيق حمله ، فأطرحه في البحر .

وأقام عثمان محاصَراً أربعين يوماً . وقتل لاثنتي عشرة ليلة بقيت من ذي الحجّة سنة ٣٥ ، وهو ابن ثلاث وثمانين سنة ، وقيل ستّ وثمانين سنة ، وكان الذين تولّوا قتله : محمد بن أبي بكر ، ومحمّد بن أبي حذيفة ، وابن حزم ، وقيل كنانة بن بشر التجيبي ، وعمرو بن الحمق الخزاعيّ ، وعبد الرحمٰن بن عُديس البلويّ ، وسودان بن حمران ، وأقام ثلاثاً لم يدفن ، وحضر دفنه حكيم بن حزام ، وجبير بن مطعم ، وحويطب بن عبد العزّى ، وعمرو بن عثمان ابنه ، ودفن بالمدينة ليلاً في موضع يعرف بحشّ كوكب[2] ، وصلّى عليه هؤلاء الأربعة . وقيل لم يصلّ عليه ، وقيل أحد الأربعة قد صلّى عليه ، فدفن بغير صلاة .

وكانت أيّامه اثنتي عشرة سنة ، وحجّ عثمان بالناس أيّامه كلها إلاّ السنة الأولى ، وهي سنة ٢٤ ، فإنّه حجّ بالناس عبد الرحمٰن بن عوف ، والسنة التي قتل فيها ، فإنّه حجّ بالناس عبد الله[3] بن عبّاس ، وهي سنة

---

(١) الغرارة : الجولق .

(٢) حش كوكب : عند بقيع الغرقد ، اشتراه عثمان بن عفان وزاده في البقيع .
[ياقوت : معجم البلدان]

(٣) عبد الله بن عباس : جد الأُمّة والصحابي الجليل . كفّ بصره في آخر عمره ، فسكن =

تاريخ اليعقوبي

وهو تاريخ أحمد بن أبي يعقوب بن جعفر بن وهب
ابن واضح الكاتب العباسي المعروف باليعقوبي

تحقيق

عبد الأمير مهنا

المجلد الثاني

شركة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

کے بارے میں شک میں ہوں ؟ قسم بخدا میں چاہتی ہوں کہ وہ میرے تھیلوں میں سے ایک تھیلے میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پڑا ہو اور میں اس کے اٹھانے کی سکت رکھوں اور اُسے سمندر میں پھینک دوں ۔

اور حضرت عثمانؓ کا چالیس روز محاصرہ رہا اور ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو

Presented by www.ziaraat.com

۸۳ سال کی عمر میں آپ کو قتل کر دیا گیا اور بعض کا قول ہے کہ ۸۶ سال کی عمر میں قتل کر دیا گیا اور آپ کے قتل کی ذمہ داری محمد بن ابی بکر، محمد بن ابی حذیفہ، اور ابن حزم نے لی اور بعض کا قول ہے کہ کنانہ بن بشر التجیبی، عمرو بن الحمق الخزاعی عبدالرحمٰن ابن عدیس البلوی اور سودان بن حمران نے لی ۔ اور تین دن آپ کو دفن نہ کیا گیا اور آپ کے دفن میں حضرت حکیم بن حزام، حضرت جبیر بن مطعم حضرت حویطب بن عبدالعزیٰ اور آپ کے بیٹے عمرو بن عثمان شامل ہوئے اور آپ کو رات کے وقت مدینہ میں ایک جگہ پر جو حش کوکب کے نام سے مشہور ہے دفن کیا گیا اور ان چاروں نے ہی آپ کا جنازہ پڑھا اور بعض کا قول ہے کہ آپ کا جنازہ نہیں پڑھا گیا اور بعض کا قول ہے کہ ان چاروں میں سے ایک نے آپ کا جنازہ پڑھا اور آپ کو بغیر نماز جنازہ کے دفن کر دیا گیا ۔

اور آپ کا دورِ خلافت بارہ سال تھا اور حضرت عثمانؓ نے پہلے سال کے سوا لوگوں کو اپنے سارے دور میں حج کروایا اور وہ ۲۴ھ کا سال تھا، اس سال حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے لوگوں کو حج کروایا اور جس سال آپ قتل ہوئے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس نے لوگوں کو حج کروایا اور وہ ۳۵ھ کا سال تھا آپ کے سات بیٹے تھے، عمرو، عمر، خالد، ابان، ولید، سعید اور عبدالملک،

پاک و ہند میں پہلی مرتبہ عربی سے اردو میں منتقل کی گئی ہے

تاریخ الیعقوبی

دوم

تالیف

أحمد بن أبی یعقوب بن جعفر بن وھب بن واضح

ترجمہ

مولانا اختر فتحپوری

نفیس اکیڈمی
اردو بازار، کراچی

Presented by www.ziaraat.com

في عصر الصهرين

الصهران هما :ـ

أ ـ أبـو عبـدالله، وأبـو عمرو عثمان بن عفان بن أبي العاص بن أميّة القرشي. وأمّه أروىٰ بنت كريز بن ربيعة بن عبدشمس، وأم أروىٰ البيضاء بنت عبدالمطلب عمة النبي.

كان من السابقين إلىٰ الاسلام؛ وتزوّج بعد اسلامه من رقية بنت رسول الله، وهاجرا الىٰ الحبشة الهجرتين، ثم عادا الىٰ مكة، وهاجرا الىٰ المدينة. وتخلّف عن بدر في تمريض زوجتـه، فلمّا توفّيت تزوّج من أختها أمّ كلثوم. فتوفّيت أيضاً في حياة الرسول ولم يعقّب منهما.

ولمّـا طعن عمـر جعله في السـتـة أهـل الشورىٰ، وجعل الترشيح إلىٰ عبدالرحمن بن عوف، فقال عبدالرحمن: أنا أبرأ منها علىٰ أن تبايعوا من أبايع، ولمّا جعلوا الأمر إليه اشترط فيها: العمل علىٰ كتاب الله، وسنة رسوله، وسيرة الشيخين، فأبىٰ عليٌّ قبول شرط سيرة الشيخين، فبايع عثمان علىٰ ذلك يوم السبت غرة محرم سنة ٢٤ ومن بعد دفن عمر بثلاث.

وقتل في المدينة يوم الجمعة لثمان، أو لثماني عشرة، او سبع عشرة خلت من ذي الحجة، او لليلتين بقيتا منه، في سنة ٣٦هـ وعمره ٨٢ أو ٨٦ أو ٩٢ سنة؛ ودفن في حش كوكب بالقرب من البقيع. كانت خلافته اثنتي عشرة سنة إلاّ اثني عشر يوما، أو خمسة عشر يوما.

ب ـ أبـو الحسن، وابو الحسين عليّ بن أبي طالب بن عبدالمطلب بن هاشم القرشي.

أحاديث

أم المؤمنين عائشة

دراسات في الحديث والتاريخ

تأليف

العلامة السيد مرتضى العسكري

الجزء الأول

كلية أصول الدين

حضرت علی کی بیعت 25 ذی الحجہ بروز جمعہ تک مکمل ہو چکی تھی۔ (تاریخ ابن کثیر جلد 7 صفحہ نمبر 300)

اور واقدی کا بیان ہے کہ لوگوں نے مدینہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور سات آدمی رُکے رہے انہوں نے بیعت نہیں کی' جن میں حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت صہیب' حضرت زید بن ثابت' حضرت محمد بن مسلمہ' حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم شامل تھے اور ہمارے علم کے مطابق انصار میں سے کسی شخص نے بیعت سے تخلف نہیں کیا اور سیف بن عمر نے اپنے شیوخ کی ایک جماعت کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مدینہ اس پوزیشن میں رہا کہ غافقی بن حرب اس کا امیر تھا اور وہ اس آدمی کو تلاش کرتے رہے جو امیر کے قیام کے بارے میں ان کی بات مان جائے اور مصری' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اصرار کرتے اور وہ ان کو چھوڑ کر باغات کی طرف بھاگتے اور کوفی' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے اور آپ کو نہ پاتے اور بصری حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے اور وہ ان کی بات نہ مانتے' پس انہوں نے باہم مشورہ کر کے کہا کہ ہم ان تینوں میں سے کسی کو حاکم مقرر نہیں کریں گے اور وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہنے لگے آپ اہل شوریٰ میں سے ہیں' مگر انہوں نے ان کی بات نہ مانی' پھر وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے مگر انہوں نے بھی انکار کیا اور وہ اپنے معاملے میں حیران رہ گئے' پھر کہنے لگے اگر ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے بعد بغیر امارت کے اپنے شہروں کو واپس چلے گئے تو لوگ اپنے امر کے بارے میں اختلاف کریں گے اور ہم نہیں بچیں گے پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کیا اور آپ سے اصرار کیا اور اشتر نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کی بیعت کر لی اور لوگوں نے بھی آپ کی بیعت کی' اور کوفی کہنے لگے' سب سے پہلے اشتر نخعی نے آپ کی بیعت کی ہے اور یہ ۲۴/ ذوالحجہ جمعرات کا دن تھا اور یہ کام ان کے آپس میں بات چیت کرنے کے بعد ہوا اور سب کہنے لگے' حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی خلافت کے اہل ہیں' اور جب جمعہ کا دن آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے۔ تو جن لوگوں نے گذشتہ کل کو آپ کی بیعت نہیں کی تھی انہوں نے آپ کی بیعت کی اور سب سے پہلے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے مشلول ہاتھ کے ساتھ آپ کی بیعت کی اور ایک کہنے والے نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بیعت کی' اس کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا' میں نے اس حالت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی ہے کہ تلوار میری گردن پر ہے' پھر آپ مکہ چلے گئے اور چار ماہ وہاں قیام کیا اور یہ بیعت ۲۵/ ذوالحجہ کو جمعہ کے روز ہوئی' اور سب سے پہلا خطبہ آپ نے دیا اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک راہنما کتاب اتاری ہے' جس میں خیر و شر کو واضح کیا ہے' پس خیر کو تھام لو اور شر کو چھوڑ دو' اللہ تعالیٰ نے مجبول حرم کو حرام قرار دیا ہے اور مسلمان کی حرمت کو تمام مقدسات پر ترجیح دی ہے اور مسلمانوں کے حقوق کو اخلاص و توحید سے پابند کیا ہے اور مسلمان وہ ہے کہ حق کے سوا مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہیں اور واجب اذیت کے بغیر کسی مسلمان کے لیے کسی مسلمان کو اذیت دینا جائز نہیں' عوام کے امور کی طرف سبقت کرو اور تم میں سے کسی کو موت کا آنا خاص امر ہے' بلاشبہ لوگ تمہارے آگے ہیں اور قیامت نے تم کو پیچھے رکھا ہوا ہے جو تم کو ہانکے لیے آتی ہے' پس تم ہلکے ہو جاؤ اور مل جاؤ' لوگوں کی آخری گھڑی ان کی منتظر ہے' اللہ

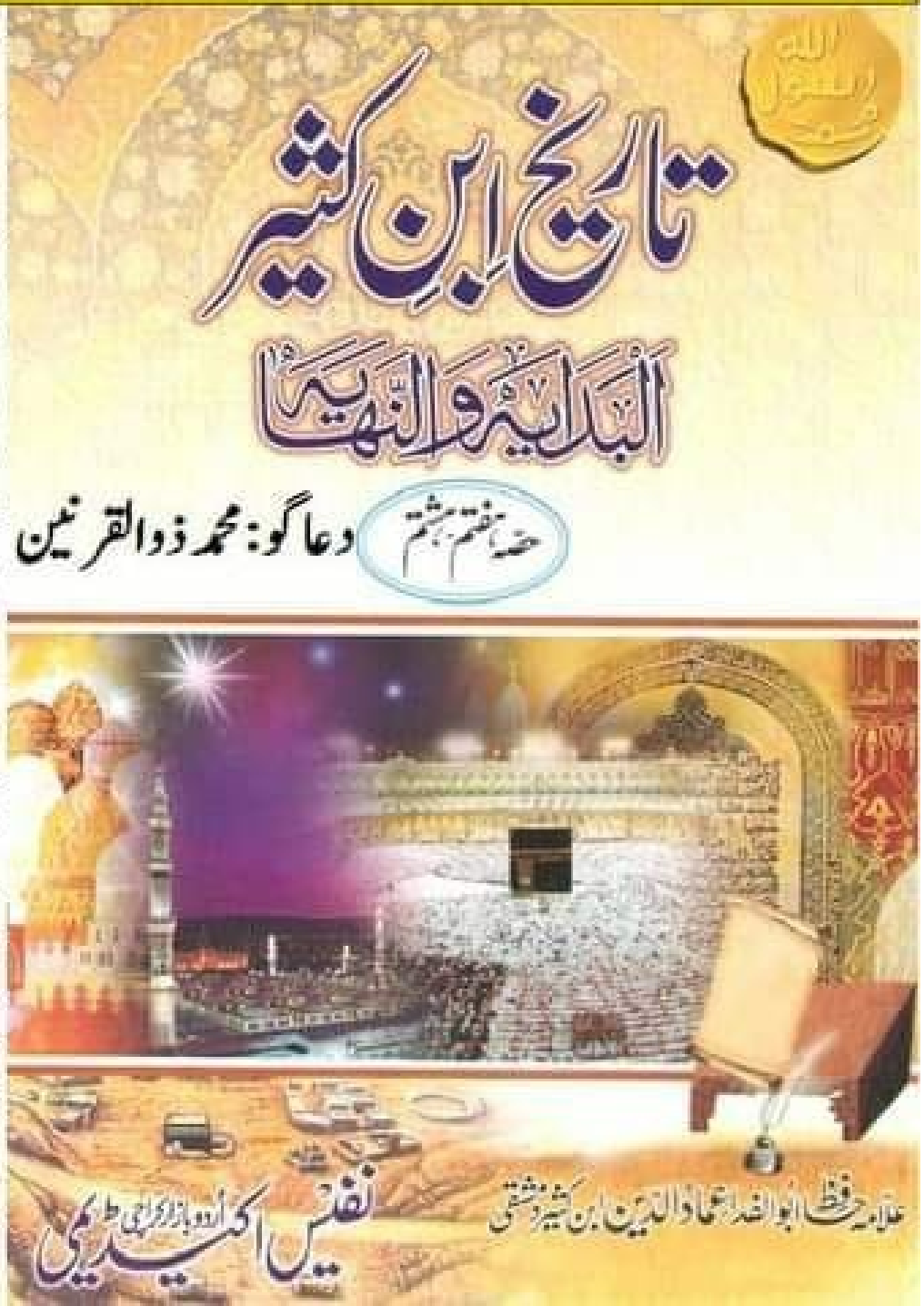

ابن کثیر نے نقل کیا ہے کہ مشہور قول کے مطابق حضرت عثمان کو 18 ذی الحجہ بروز جمعہ شہید کیا گیا اور ان کی تدفین سے پہلے پہلے لوگوں نے حضرت علی کی بیعت شروع کی دی، حضرت علی 19 ذی الحجہ بروز ہفتہ مسجد میں خطبہ دینے گے۔ (تاریخ ابن کثیر جلد 7 صفحہ نمبر 299)

تھیں۔ لیکن آپ انبیاء سے مختص نص سے آگاہ نہ تھیں کہ ان کا کوئی وارث نہیں ہوتا' پس جب آپ کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ ان کا خاوند اس صدقہ کا ناظر ہوگا تو آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بات کو قبول نہ کیا جس سے آپ کے دل میں کچھ ناراضگی باقی رہی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ کی کچھ مدارات کرنی پڑی۔ اور جب آپ فوت ہو گئیں تو آپ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تجدید بیعت کی اور جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے اور حضرت عمر' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق خلیفہ بنے تو حضرت علیؓ آپ کی بیعت کرنے والوں میں شامل تھے اور آپ کاموں میں انہیں مشورے دیتے تھے اور بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اپنے دور خلافت میں آپ کو قاضی مقرر کیا اور آپ جملہ امراء صحابہؓ کے سادات کی معیت میں آپ کے ساتھ شام آئے اور آپ کے خطبہ جابیہ میں شامل ہوئے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو آپ نے امارت کو چھ آدمیوں کی شوریٰ کے سپرد کر دیا جن میں ایک حضرت علیؓ تھے' پھر ان میں سے حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ باقی رہ گئے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ پس حضرت عثمان' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقدم ہو گئے تو آپ نے سمع واطاعت کی' اور جب مشہور قول کے مطابق ۱۸/ ذوالحجہ ۳۵ھ کو جمعہ کے روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے تو لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کیا اور حضرت عثمانؓ کے دفن ہونے سے پہلے پہلے آپ کی بیعت کر لی اور بعض کا قول ہے کہ آپ کے دفن کے بعد بیعت کی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور حضرت علیؓ نے قبول امارت سے انکار کیا حتیٰ کہ انہوں نے بار بار آپ سے کہا اور آپ انہیں چھوڑ کر بنی عمرو بن مبذول کے باغ کی طرف بھاگ گئے اور اس کا دروازہ بند کر لیا' لوگوں نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا اور آپ سے اصرار کیا اور وہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو بھی اپنے ساتھ لائے اور انہوں نے آپ سے کہا' اس امر کا امیر کے بغیر باقی رہنا ممکن نہیں اور وہ مسلسل آپ سے یہ بات کہتے رہے حتیٰ کہ آپ نے ان کی بات مان لی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کا بیان:

کہتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت طلحہؓ نے اپنے دائیں ہاتھ سے آپ کی بیعت کی جو احد کے روز شل ہو گیا تھا۔ کیونکہ اس کے ذریعے آپ نے رسول اللہ ﷺ کا بچاؤ کیا تھا۔ اور بعض لوگوں نے کہا خدا کی قسم یہ کام پورا نہیں ہوگا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف گئے اور منبر پر چڑھ گئے اور آپ چادر اور ریشمی عمامہ زیب تن کیے ہوئے تھے اور آپ کے دونوں جوتے آپ کے ہاتھ میں تھے آپ نے اپنی کمان پر ٹیک لگائی اور عوام الناس نے آپ کی بیعت کی' یہ ۱۹/ ذوالحجہ ۳۵ھ ہفتہ کا دن تھا' کہتے ہیں کہ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے اس مطالبے کے بعد آپ کی بیعت کی کہ انہیں بصرہ اور کوفہ کا امیر بنایا جائے' آپ نے ان دونوں سے فرمایا آپ دونوں میرے پاس رہیں' میں آپ سے مانوس ہوں گا اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انصار کی ایک پارٹی نے جس میں حضرت حسان بن ثابت' حضرت کعب بن مالک' حضرت مسلمہ بن مخلد' حضرت ابوسعید' حضرت محمد بن مسلمہ' حضرت نعمان بن بشیر' حضرت زید بن ثابت' حضرت رافع بن خدیج' حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں' آپ کی بیعت نہیں کی' ابن جریر نے اسے المدائنی کے طریق سے بنی ہاشم کے ایک شیخ سے' بحوالہ عبداللہ بن الحسن بیان کیا ہے۔

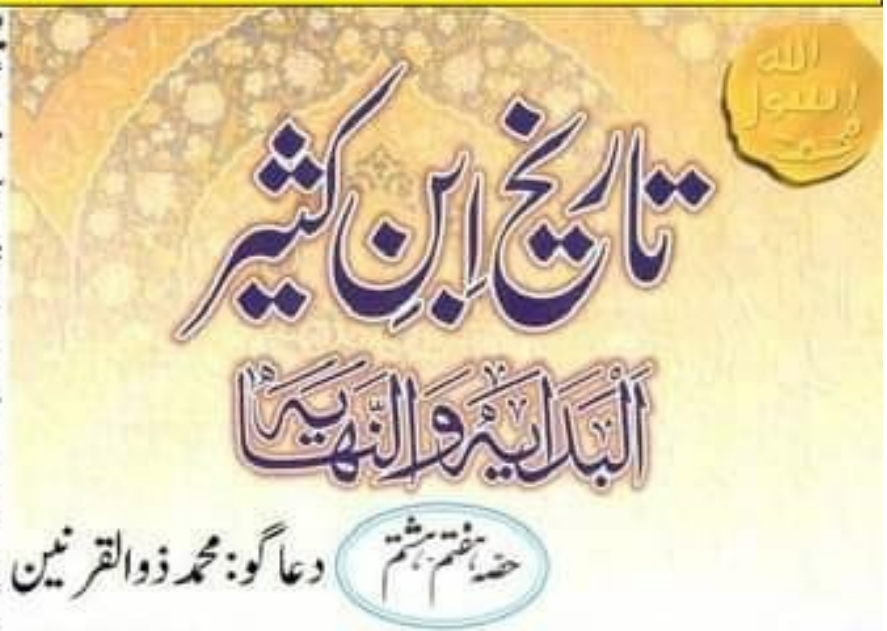

رسول الله ﷺ بِسَهْمٍ يَوْم بَدْر ، زَوَّجَه النبي ﷺ ابْنَته فَمَاتَتْ ، ثم زَوَّجه ابنته الأُخْرَى فَمَاتَتْ ، وهُمَا رُقَيَّةُ وأُم كُلْثُوم ، وتُوُفّي رسول الله ﷺ وهو عَنْهُ رَاضٍ ، واسْتُخْلِف ثِنْتَيّ عَشْرَةَ سنة . وقُتِل سنةَ خَمْسٍ وثلاثين .

حدثنا عَبْد الله بن يَزِيد المُقْرِىء ، ثنا حَرَمَلة بن عِمْرَان ، قال : سَمِعْت يَزيد بن أَبي حَبِيب يقولُ : أَعْظمُ ما أَتَتْ هذه الأُمّة ثلاثٌ : قَتْلها عُثْمان بن عَفَّا ن ، وهَدْمُها الكَعْبة ، وأَخْذُها الجِزْية من المُسْلِمين .

حدثنا سُليمان بن حَرْبٍ ، ثنا أَبو هِلال ، قال : سمعتُ الحَسَن يقول : عمل أَمير المؤمنين عثمان بن عَفّان ثنتي عَشْرة سنة . لا يُنْكِرُون مِنْ إمارَته شَيْئاً . حتى جَاء فسقة ، فَدَاهَن والله في أَمْره أهل المدينة .

وقال سَعيد بن يَحيى ، حدثنا أَبي ، قال ابن إسْحق : قُتِل عُثْمان عَلَى رَأس إحدى عشرة سنة وأَحَدَ عشر شَهراً واثنين وعِشرين يَوْماً . من مَقْتَل عمر .

وَقُتِل يَوْمئذٍ من قُرَيْش من بَني أَسَد بن عبد العُزَّى : عَبْدُ الله بن وَهْب بن زَمْعَة ، وعَبْد الله بن عَبْد الرَّحمٰن بن العَوّام ، ومِن بني عبد الدَّار : عبد الله بن أَبي هُبَيْرَة ، ومن بني زُهْرة : مُغِيرة بن الأَخْنَس بن الشَّرِيق الثّقفِيّ . وقتل غُلَام لعُثْمان أَسْود .

قال البُخَارِي : وقُتِل عُثْمان سنة خمس وثلاثين ، لثمان عَشْرَة خَلَت من ذي الحِجّة ، يوم الجُمُعة . ويقال : هو ابن ثمانين سنة . وقال بَعْضهم ابن خَمْس وَسْبعين .

حدثني الحَسن بن وَاقِع ، ثنا ضَمْرَة ، قال : تُوفي عَبْدَ الرَّحمٰنِ

التاريخ الصغير

للإمام الحافظ، أمير المؤمنين في الحديث
أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري

تحقيق
محمود إبراهيم زايد

فهرس أحاديثه
د. يوسف المرعشلي

المجلد الأول

دار المعرفة
بيروت - لبنان

التَّشْرِيقِ

99 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ بَكَّارٍ، يَقُولُ: قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، سَنَةَ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَهُوَ ابْنُ ثِنْتَيْنِ وَثَمَانِينَ سَنَةً، وَكَانَ يَوْمَئِذٍ صَائِمًا

حضرت زبیر بن بکار فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن 18 ذی الحجہ عصر کے بعد شہید کیا گیا' اس وقت آپ کی عمر 82 سال تھی' آپ اُس دن حالتِ روزہ میں تھے۔

100 - حَدَّثَنَا الْمِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ الْمِصْرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّقِّيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں کہ 35 ہجری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

101 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِرْقٍ الْحِمْصِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں کہ 35 ہجری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

102 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُتِلَ عُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ تِسْعِينَ أَوْ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' اُس وقت آپ کی عمر 90 یا 88 سال تھی۔

103 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ

حضرت ابوبکر بن ابوشیبہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو 35 ہجری کے سال شہید کیا گیا۔

104 - حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ شُعَيْبٍ الْأَزْدِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ

حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت 12 سال تھی۔

سن عثمان وولاته رضی الله عنه

بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: كَانَتْ خِلَافَةُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً

105 - حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: كَانَتِ الشُّورَى فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لِثَلَاثٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، سَنَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، ثُمَّ قُتِلَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانٍ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، تَمَامَ سَنَةِ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، وَسِنُّهُ ثَمَانٍ وَثَمَانُونَ سَنَةً، وَكَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ، وَكَانَتْ وِلَايَةُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً

حضرت یحییٰ بن بکیر فرماتے ہیں کہ مجلس شوریٰ کے لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جمع تھے' تین دن ذی الحجہ کے باقی تھے' 23 ہجری' پھر حضرت عثمان کو شہید کیا گیا جمعہ کے دن 18 ذی الحجہ' 35 ہجری کا سال مکمل ہوا تھا' آپ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگاتے تھے۔ حضرت عثمان کی مدتِ خلافت 12 سال تھی۔

106 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو هِلَالٍ، ثنا قَتَادَةُ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ تِسْعِينَ، أَوْ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' اس وقت آپ کی عمر 90 یا 88 سال تھی۔

107 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي الطَّاهِرِ بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حضرت مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' آپ کو کنانہ بنی فلان کے پاس

سن عثمان وولاته رضی الله عنه

بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: كَانَتْ خِلَافَةُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً

حضرت یحییٰ بن بکیر فرماتے ہیں کہ مجلس شوریٰ کے لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جمع تھے' تین دن ذی الحجہ کے باقی تھے' 23 ہجری' پھر حضرت عثمان کو شہید کیا گیا جمعہ کے دن 18 ذی الحجہ' 35 ہجری کا سال مکمل ہوا تھا' آپ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگاتے تھے۔ حضرت عثمان کی مدتِ خلافت 12 سال تھی۔

105 - حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: كَانَتِ الشُّورَى فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لِثَلَاثٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، سَنَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، ثُمَّ قُتِلَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانٍ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، تَمَامَ سَنَةِ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، وَسِنُّهُ ثَمَانٍ وَثَمَانُونَ سَنَةً، وَكَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ، وَكَانَتْ وِلَايَةُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الکبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ بمع تخریج

المعجم الکبیر

اوّل جلد

الإمام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی
المتوفی ۳۶۰ھ

مترجم غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی
مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور

پروگریسو بکس

Telegram : t.me/pasbanehaq1

ثقہ تابعی جبیر بن نفیر رحمہ اللہ الْحِمْصِيُّ. [الوفاة: 71-80ھ] فرماتے ہیں

وقتل عثمان بن عفان رحمة الله عليه يوم الجمعة لثمان عشرة مضت من ذى الحجة سنة خمس وثلاثين

عثمان بن عفان پر اللہ کی رحمت ہو ان کو جمعہ کے دن 18 ذوالحجہ 35ھ میں شہید کیا گیا

تاريخ أبي زرعة الدمشقي - سنده حسن

فتالاً شديداً فأُصيبَ يومئذ عينُ معاويةَ بن حُدَيْج[1]، وأبي شمر بن أبرهة، وحَيْويل بن ناشرة الكندي فشُلوا رماةَ الحدَقِ، فهادنهم عبد الله بن سعد، إذ لم يطقهمْ، فقال الشاعر يومئذ:

لم ترَ عيني مثلَ يوم دمقلةَ[2] الخيلُ تعدو بالدروعِ مُثقَّلَة

ثم كانت سنةُ المضيقِ، سنة ثنتين وثلاثين.

٩٤ - قال أبو زُرعة: وقال بعضُ أهل العلم: إن قبرسَ كانت سنةَ ثلاثٍ وثلاثين، والصحيحُ عندنا ما قال يَزيدُ بن عُبَيْدة.

٩٥ - **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: فأخبرني الحكمُ بن نافع قال: أخبرنا صفوانُ بن عَمْرو عن عبد الرحمٰن بن جُبَيْر بن نفير عن أبيه عن أبي الدرداءِ أنه شهدَ فتح قبرس. قال جُبير: ورأيته يبكي، والسِّبيُ يُفرَّقُ.

ثم كانت الصَّواري سنة أربع وثلاثين، ثم كانت ذو خشبٍ سنة خمس وثلاثين.

وقُتِلَ عثمانُ بن عفان رحمةُ الله عليه يوم الجمعة لثمان عشرة مضتْ من ذي الحجة سنة خمسٍ وثلاثين.

٩٦ - **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: فحدثنا عبدُ الأعلى بن مُسْهِر: أنه أُصيبَ في ذي الحجة من سنة خمس وثلاثين.

٩٧ - **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: فحدّثنا عبدُ الأعلى بن مُسْهِر قال: حدّثنا سعيد بنُ عبد العزيز عن عبد الله بن أبي عبد الله العَبْسي قال: قتله سودانُ بن رومان المرادي.

٩٨ - **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: فحدّثنا عبدُ الأعلى بنُ مُسْهِر أنه سمع سعيدَ بن العزيز يقول: صلى جُبير بن مطعم على عثمانَ بن عفان في ثمانية.

٩٩ - **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: حدّثنا أبو مُسْهِر قال: وكانت الفتنة خمسَ سنين.

١٠٠ - **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: وقال أحمد بن حنبل: كانت الجملُ سنةَ ستٍ وثلاثين، وكانت صفينُ في شهر ربيع الأول سنة سبعٍ وثلاثين.

١٠١ - **حدّثنا** أبو زُرعةَ قال: حدّثني عبد الرحمٰن بن إبراهيم عن الوليد بن مسلم عن سعيد بن عبد العزيز قال: لما قُتل عثمانُ، واختلف الناسُ، لم تكن للناس غازيةٌ، ولا صائفةٌ، حتى اجتمعت الأمةُ على معاويةَ سنةَ أربعينَ، وسمّوها سنةَ الجماعة.

(١) معاوية بن حُدَيْج: أحد أمراء معاوية بن أبي سفيان على مصر.
(٢) دمقلة: أو دنقلة: بلدة من بلاد النوبة جنوب مصر.

موقع شبكة المرقي رحمها الله تعالى www.wadod.com

تاريخ

أبي زرعة الدمشقي

تأليف

الإمام الحافظ عبد الرحمٰن بن عمرو بن عبد الله بن صفوان النصري
المتوفى سنة ٢٨١ هـ

وضع حواشيه
خليل المنصور

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

18 ذوالحجة يوم شهادت حضرت عثمان غنی

وأخرج ابن عساكر عن أبي ثور الفهمي قال: دخلت على عثمان - وهو محصور - فقال: لقد اختبأت عند ربي عَشْراً، إني لرابع أربعة في الإسلام، [وجهزت جيش العسرة]، وأنكحني رسول الله ابنته، ثم توفيت فأنكحني ابنته الأخرى، وما تغنيت، ولا تمنيت، ولا وضعت يميني على فرجي منذ بايعت بها رسول الله ﷺ، وما مرّت بي جمعة منذ أسلمت إلا وأنا أعتق فيها رقبة إلا أن لا يكون عندي شيء فأعتقها بعد ذلك، ولا زنيت في جاهلية ولا إسلام قط، ولا سرقت في جاهلية ولا إسلام قط، ولقد جمعت القرآن على عهد رسول الله ﷺ[1].

وكان قتل عثمان في أوسط أيام التشريق من سنة خمس وثلاثين، وقيل: قتل يوم الجمعة لثمانَ عشرة خلت من ذي الحجة، ودفن ليلة السبت، بين المغرب والعشاء في حش كوكب بالبقيع، وهو أولَ مَنْ دفن به، وقيل: كان قتله يوم الأربعاء، وقيل: يوم الاثنين لست بقين من ذي الحجة، وكان له يوم قتل اثنتان وثمانون سنة، وقيل: إحدى

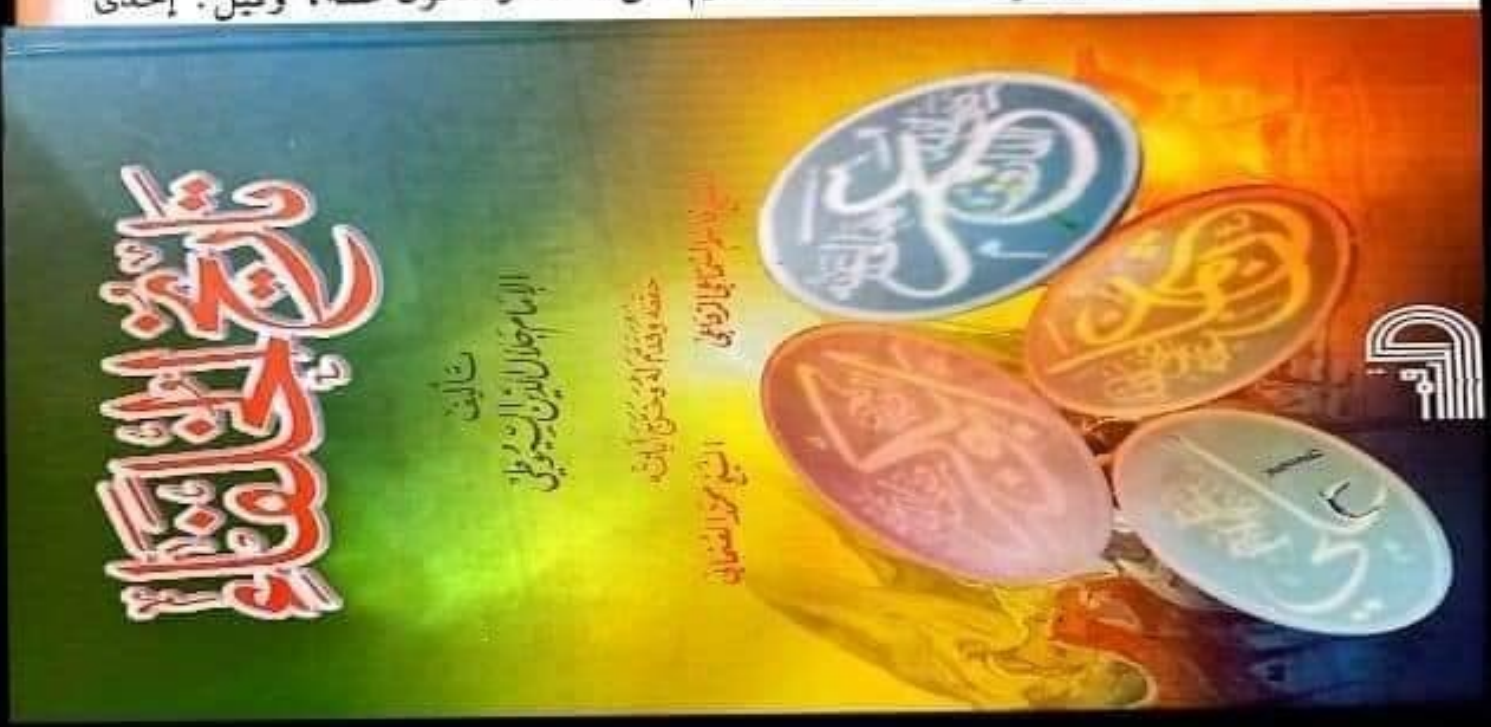

18 ذوالحجہ یوم شہادت حضرت عثمان غنی

فصل

كانت مدة حصار عثمان رضي الله عنه في داره أربعين يوماً على المشهور، وقيل: كانت بضعاً وأربعين يوماً. وقال الشعبي: كانت ثنتين وعشرين ليلة. ثم كان قتله رضي الله عنه في يوم الجمعة بلا خلاف. قال سيف بن عمر عن مشايخه: في آخر ساعة منها، ونص عليه مصعب بن الزبير وآخرون. وقال آخرون: ضحوة نهارها، وهذا أشبه، وكان ذلك لثماني عشرة ليلة خلت من ذي الحجة على المشهور، وقيل في أيام التشريق، رواه ابن جرير: حدثني أحمد بن زهير، ثنا أبو خيثمة، ثنا وهب بن جرير، سمعت يونس، عن يزيد، عن الزهري. قال: قتل عثمان فزعم بعض الناس أنه قتل في أيام التشريق، وقال بعضهم: قتل يوم الجمعة لثلاثٍ خلت من ذي الحجة. وقيل: قتل يوم النحر، حكاه ابن عساكر ويستشهد له بقول الشاعر:

ضحّوا بأشمط عنوانَ السجودِ بهِ ... يقطعُ الليلَ تسبيحاً وقرآنا

قال: والأول هو الأشهر، وقيل: إنه قتل يوم الجمعة لثماني عشرة خلت من ذي الحجة سنة خمس وثلاثين على الصحيح المشهور، وقيل: سنة ست وثلاثين، قال مصعب بن الزبير وطائفة: وهو غريب: فكانت خلافته ثنتي عشرة سنة إلاّ أثني عشر يوماً، لأنه بويع له في مستهل المحرم سنة أربع وعشرين. فأما عمره رضي الله عنه فإنه جاوز ثنتين وثمانين سنة، وقال صالح بن

18 ذوالحجہ یوم شہادت حضرت عثمان غنی

بن الحارث، عن عليّ.

ي الشّخير: لقِيتُ عليًا فقال: يا
بك، أجِبْ عثمانَ، ثمّ قال:
د كان أوصلَنا للرّحِمِ، وأتْقانا

عَمْرو بن نُفَيْل: لو انْقَضّ أُحُد
مان لكان حقاً

وغيره.

وقال أبو مَعْشَر السِّنْدِيّ: قُتِلَ لثماني عشرة خَلَتْ من ذي الحجّة، يوم الجمعة، زاد غيرهُ فقال: بعد العصر، ودُفِنَ بالبَقِيع بين العِشاءين، وهو ابن اثنتين وثمانين سنة. وهو الصّحيح، وقيل عاش ستًّا وثمانين سنة.

وعن عبد الله

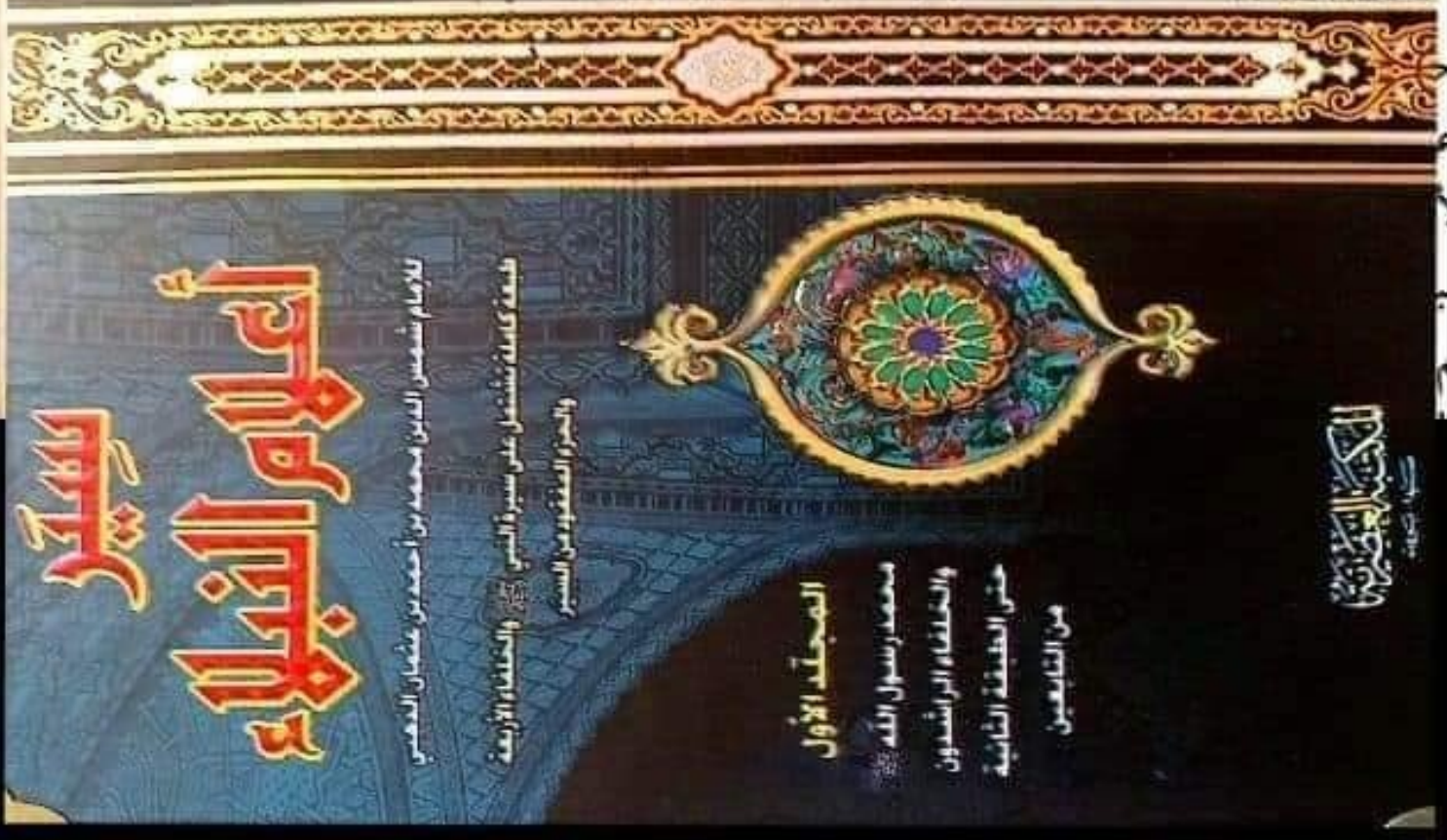

18 ذو الحجة يوم شهادت حضرت عثمان غنی

البَرْنَكان.

ذكر قتل عثمان بن عفّان وبيعة عليّ بن أبي طالب، رضي الله عنهما:

قال: قالوا لما قُتل عثمان، رحمه الله، يوم الجمعة لثماني عشرة ليلة مضت من ذي الحجّة سنة خمسٍ وثلاثين وبويع لعليّ بن أبي طالب، رحمه الله، بالمدينة، الغدَ من يومِ قتل عثمان، بالخلافة بيعه طلحة، والزّبير، وسعد بن أبي وقّاص، وسعيد بن زيد بن عمرو بن نُفيل، وعمّار بن ياسر، وأُسامة بن زيد، وسهل بن

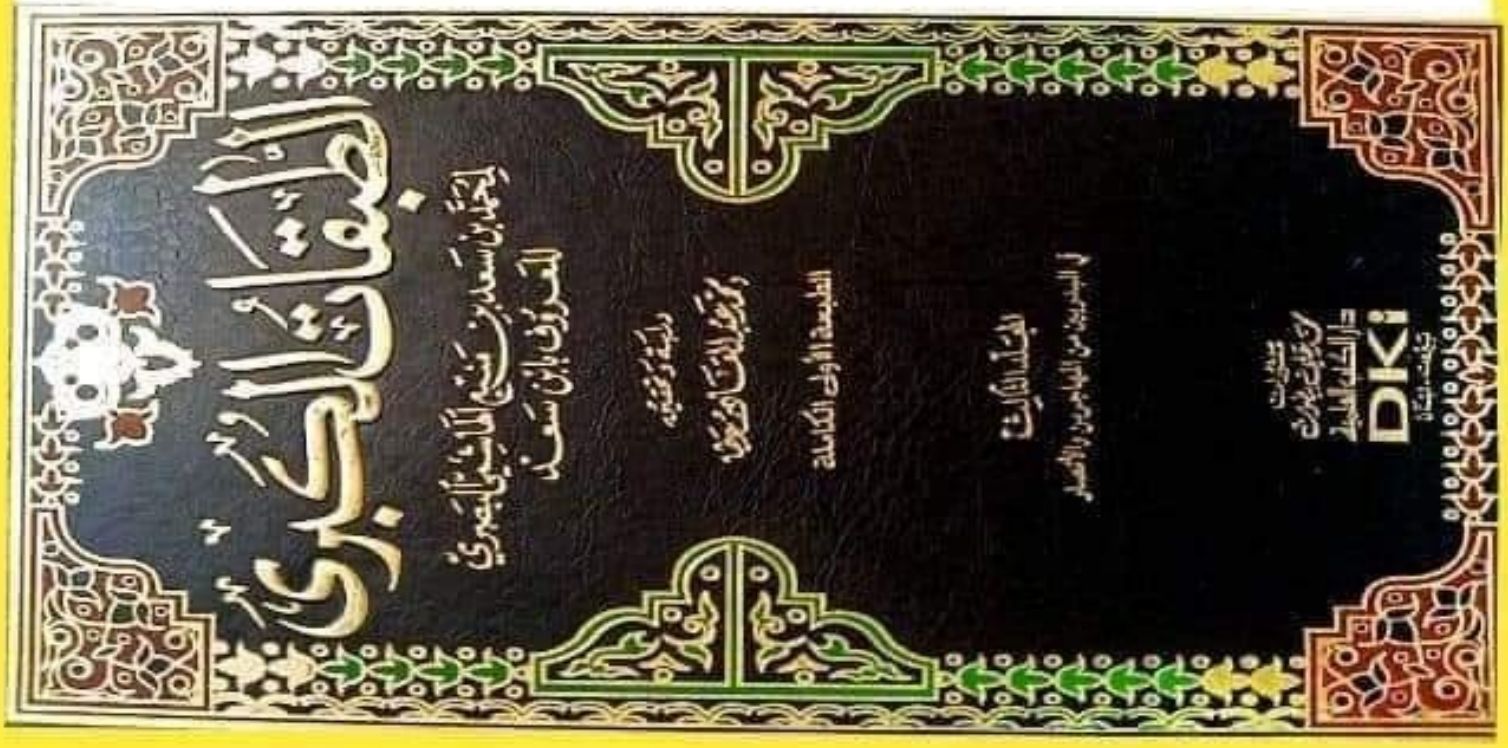

عُثْمَان بن عَلاَق، عن يزيد بن عَبيدة، قال: وفي سنة خمس وثلاثين قُتل عُثْمَان.

قال أبو عَبْد الله: وأخبرني غير الوليد قال:

قُتل عُثْمَان يوم الأربعاء لثماني عشرة ليلة خلت من ذي الحجة سنة خمس وثلاثين.

أَخْبَرَنَا أبو القاسم بن السَّمرقندي، أنا أبو الفضل بن البَقَّال، أنا أبو الحسين بن بِشْرَان، أنا عُثْمَان بن أحمد، نا حنبل بن إسحاق، حدَّثني أبو عَبْد الله، نا إسحاق بن عيسى، عن أبي مَعْشَر

[ح] (١) قال: ونا حنبل، نا عاصم بن [علي] (٢)، نا أبو معشر، قال:

وقُتل عُثْمَان يوم الجمعة لثمان عشرة مضت من ذي الحجة سنة خمس وثلاثين، فكانت خلافته ثنتي عشرة سنة إلاَّ اثني عشر يوماً، ثم بُويع عَلي بن أبي طالب.

أَخْبَرَنَا (٣) أبو عَبْد الله الفَرَاوي، وأبو المظفر بن القُشَيري، وأبو المعالي محمَّد بن إسماعيل، أنا أبو بكر البيهقي، أنا أبو الحسين بن بِشْرَان، أنا أبو عمر بن السَّمَّاك، نا حنبل بن إسحاق، نا عاصم بن عَلي، نا أبو معشر قال:

بويع عُثْمَان بن عَفَّان، وقُتل يوم الجمعة لثمان عشرة مضت من ذي الحجة سنة خمس وثلاثين، وكانت ثنتي عشرة سنة إلاَّ اثني عشر يوماً.

ولم يذكر الفَرَاوي المبايعة.

أَخْبَرَنَا أبو القاسم بن الحصين، أنا أبو عَلي الواعظ.

ح وَأَخْبَرَنَا أبو عَلي بن السِّبط، أنا أبو محمَّد بن عَلي.

قالا: أنا أبو بكر القَطيعي، نا عَبْد الله بن أحمد (٤)، حدَّثني أبي، نا إسحاق بن عيسى الطَّبَّاع (٥)، عن أبي مَعْشَر قال: قُتل عُثْمَان يوم الجمعة لثمان عشرة ليلة (٦) مضت من ذي

(١) «ح» حرف التحويل سقط من الأصل، وأضيف عن م و «ز».
(٢) سقطت من الأصل واستدركت عن م و «ز».
(٣) فوقها في «ز»: ملحق.
(٤) مسند أحمد بن حنبل ١/ ١٦٠ رقم ٥٤٥ (ط. دار الفكر - بيروت).
(٥) الأصل: «الطبي» وفي م: «الطيب» تصحيف، والمثبت عن «ز»، ومسند أحمد.
(٦) «ليلة» ليست في المسند.

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

المجلد التاسع والثلاثون

عثمان بن عفان

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

خان KHAN

الطبقات الكبرى

لمحمد بن سعد بن منيع الهاشمي البصري
المعروف بابن سعد

الجزء الثالث
في البدريين من المهاجرين والأنصار

دراسة وتحقيق
محمد عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

خان KHAN

قال محمد بن سعد: فذكرت هذا الحديث لمحمد بن عمر فعرفه.

وقال: حدثني عمرو بن عبدالله بن عنبسة عن محمد بن عبدالله بن عمرو عن ابن أبيه عن عبدالله بن عمرو بن عثمان قال: بُويع عثمان بن عفان بالخلافة أوّل يوم من المحرّم سنة أربع وعشرين وقُتل، يرحمه الله، يوم الجمعة لثماني عشرة ليلة خلت من ذي الحجّة سنة ستّ وثلاثين بعد العصر، وكان يومئذٍ صائماً، ودُفن ليلة السّبْت بين المغرب والعشاء في حَشّ كَوْكب بالبقيع، فهي مقبرة بني أميّة اليوم، وكانت خلافته اثني عشرة سنة غيرَ اثني عشر يوماً، وقُتل وهو ابن اثنتين وثمانين سنة، وكان أبو معشر يقول: قتل وهو ابن خمس وسبعين سنة.

ذكر من دفن عثمان، ومتى دفن، ومن حمله، ومن صلى عليه، وعلى أي شيء حُمِل، ومن نزل في قبره، ومن تبعه، وأين دُفن، رضي الله عنه:

قال: أخبرنا محمّد بن عمر قال: حدّثني موسى بن محمّد بن إبراهيم التيمي عن أبيه عن عبدالله بن نيار الأسلمي عن أبيه قال: لما حجّ معاوية نظر إلى بيوت أسْلَم شوارع في السوق فقال: أقبلوا عليهم بيوتهم أظْلَمَ الله عليهم قبورهم قتلة عثمان، قال نيار بن مُكْرَم: فخرجت إليه فقلت له إنّ بيتي يُظْلِمُ عَنّيْ وأنا رابعُ أربعة حَمَلنا أميرَ المؤمنين وقبرناه وصلّينا عليه، فعرفه معاوية فقال: اقْطَعوا البناء لا تبنوا على وجه داره، قال ثمّ دعاني خالياً فقال: متى حملتموه ومتى قبرتموه ومَنْ صلّى عليه؟ قلت: حملناه، رحمه الله، ليلة السّبْت بين المغرب والعشاء، فكنتُ أنا وجُبير بن مُطْعِم وحَكيم بن حزام وأبو جهم بن حُذيفة العَدَويّ، وتقدّم جُبير بن مُطْعِم فصلّى عليه، فصَدّقه معاوية، وكانوا هم الذين نزلوا في حُفرته.

قال: أخبرنا محمد بن عمر قال: حدّثني عبد الرحمن بن أبي الزناد عن محمد ابن يوسف قال: خرجت نائلة بنت الفرافصة تلك الليلة وقد شُقّت جَيْبها قُبلاً ودُبُراً ومعها سراج وهي تصيح: وا أمير المؤمنيناه! قال فقال لها جُبير بن مُطعم: اطْفِئي السّراج لا يُقْطَن بنا فقد رأيتُ الغُواةَ الذين على الباب، قال فأطْفَأت السراج وانتهوا إلى البقيع فصلّى عليه جُبير بن مُطعم وخلفه حكيم بن حزام وأبو جهم بن حُذيفة ونيار ابن مُكْرَم الأسلمي ونائلة بنت الفرافصة وأمّ البنين بنت عُيينة امرأته، ونزل في حفرته نيار بن مُكرم وأبو جهم بن حذيفة وجبير بن مطعم، وكان حكيم بن حزام وأمّ البنين ونائلة يُدلّونه على الرجال حتى لحدوا له ونُصِبَ عليه وغَيّبوا قبره وتفرّقوا.

جامع المسانيد والسنن

الهادي لأقوم سنن

للإمام الحافظ المحدث المؤرخ الثقة

عماد الدين أبي الفداء إسماعيل بن عمر

ابن كثير القرشي الدمشقي الشافعي

٧٠٠ - ٧٧٤هـ

الجزء السابع عشر

مسند

أبي بكر الصديق ـ عثمان بن عفان

رضي الله عنهما

وثق أصوله وخرج حديثه وعلق عليه

الدكتور عبد المعطي أمين قلعجي

دار الكتب العلمية

بيروت ـ لبنان

خان KHAN

كانت وترا فسميت البتيراء.

عن محمد بن سيرين قال: لما أحاطوا بعثمان ودخلوا عليه ليقتلوه قالت امرأته: إن تقتلوه أو تدعوه فقد كان يحيي الليل بركعة يجمع فيها القرآن[1].

ذكر ما خلف عثمان وكم عاش وأين دفن، رحمه الله تعالى:

قال ابن سعد: أخبرنا محمد بن عمر قال: أخبرنا ابن أبي سبرة عن سعيد بن أبي زيد عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة قال: كان لعثمان بن عفان عند خازنه يوم قتل ثلاثون ألف ألف درهم وخمسمائة ألف درهم وخمسون ومائة ألف دينار فانتهبت وذهبت، وترك ألف بعير بالربذة، وترك صدقات كان تصدق بها ببراديس وخيبر ووادي القرى قيمة مائتي ألف دينار[2].

أين دفن؟

كان الناس يتوقون أن يدفنوا موتاهم في حش كوكب فكان عثمان بن عفان يقول: يوشك أن يهلك رجل صالح فيدفن هناك فيأتسي الناس به، قال مالك بن أبي عامر: فكان

قال محمد بن سعد: فذكرت هذا الحديث لمحمد بن عمر فعرفه.

عن عبد الله بن عمرو بن عثمان قال: بويع عثمان بن عفان بالخلافة أول يوم من المحرم سنة أربع وعشرين وقتل، يرحمه الله، يوم الجمعة لثماني عشرة ليلة خلت من ذي الحجة سنة ست وثلاثين بعد العصر، وكان يومئذ صائماً، ودفن ليلة السبت بين المغرب والعشاء في حش كوكب بالبقيع، فهي مقبرة بني أمية اليوم، وكانت خلافته اثني عشرة سنة غير اثني عشر يوماً، وقتل وهو ابن اثنتين وثمانين سنة، وكان أبو معشر يقول: قتل وهو ابن خمس وسبعين سنة[3].

دفنه في ثيابه بدمائه ولم يغسل:

عن فروخ، قال: شهدت عثمان بن عفان دفن في ثيابه ولم يُغسّل[4].

(1) طبقات ابن سعد (٣: ٧٦).
(2) الطبقات (٣: ٧٧).
(3) طبقات ابن سعد (٣: ٧٧).
(4) رواه أحمد في المسند (١: ٧٣).

[777] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرحمٰن بن مهدي عن حماد بن زيد عن أيوب عن أبي قلابة عن عثمان قال ما من عامل يعمل عملا الا كساه الله رداء عمله .

۷۷۷۔ ابوقلابہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ردائے عمل پہنائے گا (یعنی عمل کا بدلہ دے گا)۔ ❶

[778] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسحاق بن عيسى الطباع عن أبي معشر قال وقتل عثمان يوم الجمعة لثمان عشرة مضت من ذي الحجة سنة خمس وثلاثين فكانت خلافته ثنتي عشرة سنة الا اثني عشر يوما .

۷۷۸۔ ابومعشر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت جمعہ کے دن 18 ذی الحجہ 35 ہجری میں ہوئی تھی اور ان کی مدت خلافت 12 دن کم 12 سال تھی۔ ❷

[779] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن بن موسى قال انا أبو هلال قال نا قتادة ان عثمان قتل وهو ابن تسعين سنة أو ثمان وثمانين .

۷۷۹۔ قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ شہادت کے وقت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر 90 یا 88 سال تھی۔ ❸

[780] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا زكريا بن عدي قال انا عبيد الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل قال قتل عثمان سنة خمس وثلاثين وكانت الفتنة خمس سنين منها أربعة اشهر للحسن .

۷۸۰۔ محمد بن عقیل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو 35 ہجری میں شہید کیا گیا اور یہ آزمائش پانچ سال تک رہی چار مہینے سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئے۔ ❹

[781]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن قتادة قال صلى الزبير على عثمان ودفنه وكان أوصى اليه .

۷۸۱۔ قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا جنازہ ان کی وصیت کی مطابق سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے پڑھایا تھا اور انہوں نے ہی ان کو دفن کیا تھا۔ ❺

[782] حدثنا عبد الله قثنا إسماعيل أبو معمر قثنا يحيى بن سليم قال سمعت عبد الله بن الحسن قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ألا أبو ايم ألا ولي ايم ألا أخو ايم بزوج عثمان فلو كانت عندي ثالثة لزوجته وما زوجته إلا بوحي من السماء .

۷۸۲۔ عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا غیر شادی شدہ عورت کا باپ، سرپرست یا بھائی عثمان کو رشتہ نہیں دے گا؟ اگر میرے پاس تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں عثمان کے ساتھ اس کا نکاح کرتا اور جو کچھ میں نے کیا وہ مجھ پر آسمان کی طرف سے وحی تھی۔ ❻

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس ابی قلابۃ ورجالہ ثقات؛ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص:126

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ وضعف ابی معشر وہو نجیح بن عبدالرحمٰن السندی؛ تخریج: مسند الامام احمد:1/74

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ فان قتادۃ لم یشہد القصۃ ولم یسندہا؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی:1/34؛ تاریخ الامم والملوک للطبری:5/146

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ؛ تخریج: مسند الامام احمد:1/74

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ ورجالہ ثقات؛ تخریج: مسند الامام احمد:1/74؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد:3/78؛ مصنف عبدالرزاق:3/471

❻ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ ورجالہ رجال الحسن؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری:2/1/307

FIKFER

۱۸ ذی الحجہ

یوم شہادت

عثمان غنی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

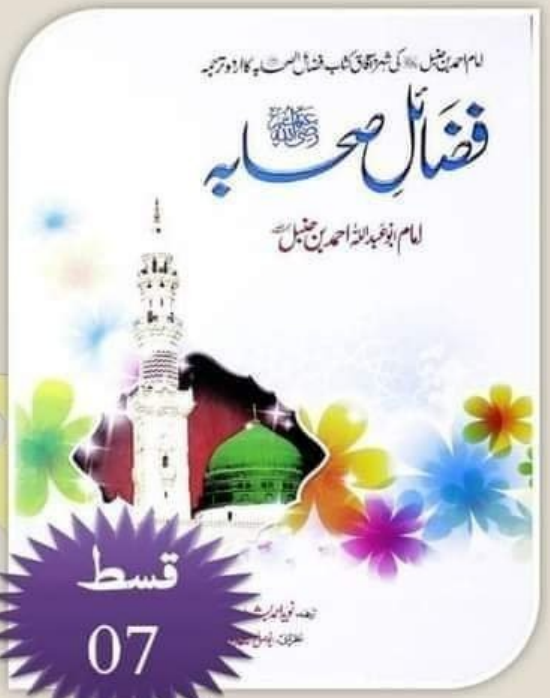

قسط 07

۱۸ ذی الحجہ یوم شہادت حضرت عثمان غنی

المشهورِ. وقيل: كانت بِضْعًا وأربَعِين يومًا. وقال الشعبيُّ[1]: كانت ثِنْتَين وعِشْرِين ليلةً. ثم كان قتلُه، رضِى اللَّهُ عنه، فى يومِ الجُمُعةِ بلا خِلافٍ. قال سيفُ بنُ عمرَ[2] عن مشايخِه: فى آخرِ ساعةٍ منها. ونصَّ عليه مصعبٌ الزُّبَيْرِىُّ[3] وآخَرُون. وقال آخَرون[4]: ضَحْوَةً[5]. وهذا أشبَهُ. وكان ذلك لثمانىَ عَشْرَةَ ليلةً خلَت مِن ذى الحِجَّةِ على المشهورِ. وقيل: فى أيامِ التشريقِ. رَواه ابنُ جريرٍ[1]: حدَّثنى أحمدُ بنُ زُهَيْرٍ، ثنا أبو خَيْثَمَةَ، ثنا وَهْبُ بنُ جريرٍ [6]قال: سمِعْتُ أبى قال[6]: سمِعْتُ يُونُسَ [7]بنَ يزيدَ[7]، عن الزُّهْرِىِّ قال: قُتِل عثمانُ فزَعَم بعضُ الناسِ أنَّه قُتِل فى أيامِ التشريقِ - [8]ورَواه عبدُ اللَّهِ بنُ أحمدَ[9]، عن عُبَيْدِ اللَّهِ بنِ مُعاذٍ، عن مُعْتَمِرِ بنِ سليمانَ، عن أبيه، عن أبى عثمانَ قال: قُتِل عثمانُ فى أوسْطِ أيّامِ التشريقِ[8] - وقال بعضُهم: قُتِل يومَ الجُمُعَةِ [10]لِثمانىَ عَشْرَةَ ليلةً[10] خلَت مِن ذى الحِجَّةِ. وقيل: قُتِل يومَ النحرِ. حكاه

---

(١) تاريخ الطبرى ٤ / ٤١٦.

(٢) المصدر السابق.

(٣) فى م، ص: «بن الزبير».
وانظر نسب قريش ص ١٠١. وفيه أنه بعد العصر.

(٤) تاريخ الطبرى ٤ / ٤١٦. عن هشام الكلبى ومخرمة بن سليمان الوالبى.

(٥) بعده فى م: «نهارها»، وفى ص: «نهار».

(٦ - ٦) سقط من: النسخ، والمثبت من مصدر التخريج. وانظر تهذيب الكمال ٤ / ٥٢٦، ٣١/ ١٢٢.

(٧ - ٧) فى الأصل: «بن بكير»، وفى م، ص: «عن يزيد». وانظر تهذيب الكمال ٣٢/ ٥٥١.

(٨ - ٨) زيادة من: الأصل.

(٩) المسند ٢/ ٧٤. (إسناده صحيح).

(١٠ - ١٠) فى النسخ: «لثلاث». والمثبت من تاريخ الطبرى.

البداية والنهاية

للحافظ عماد الدين أبى الفداء إسماعيل
ابن عمر بن كثير القرشىّ الدمشقىّ
٧٠١ - ٧٧٤ هـ

تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركى

بالتعاون مع
مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية
بدار هجر

الجزء العاشر

هجر
للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

حضرت علی کی بیعت جمعہ کے دن اس وقت کی گئی جب ماہ ذی الحجہ ختم ہونے میں پانچ روز باقی تھے (یعنی ذی الحجہ کی 25 تاریخ کو)۔

(تاریخ طبری جلد 3 حصہ دوم صفحہ نمبر 28)

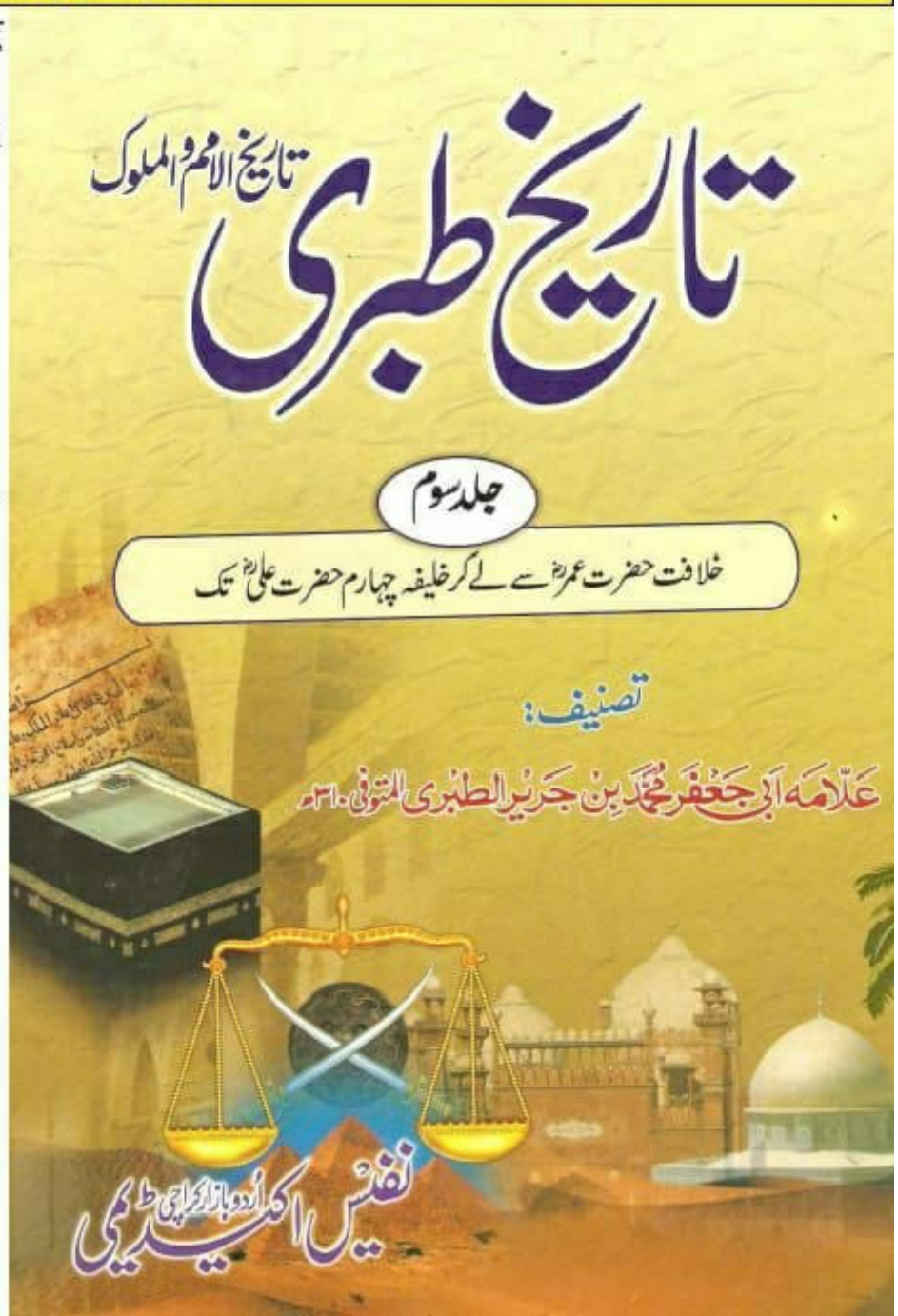

باب ۲

نفاذِ خلافت

دعا گو: محمد ذوالقرنین

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پہلا خطبہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت جمعہ کے دن کی گئی اس وقت ماہ ذی الحجہ کے ختم میں پانچ روز باقی تھے اور لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سے دن گن رہے تھے۔ خلافت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا۔

سری نے شعیب' سیف اور سلیمان بن ابی المغیرہ کے حوالے سے میرے پاس یہ تحریر روانہ کی کہ علی بن حسین رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلافت کے بعد جو سب سے پہلا خطبہ دیا اس میں خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا:

''اللہ عزوجل نے ایسی کتاب نازل فرمائی جو لوگوں کو ہدایت کرنے والی ہے اس کتاب میں ہر قسم کے خیر وشر کو بیان فرمایا: اب تمہیں چاہیے کہ تم خیر کو قبول کرو اور شر کو چھوڑ دو۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرو۔ وہ تمہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور حرام فرمائے ہیں جو قطعاً چھپے ڈھکے نہیں اور تمام حرام کاموں سے زیادہ مسلمانوں کا خون حرام فرمایا ہے۔ اس نے مسلمانوں کے ساتھ اخلاص اور باہم متحد رہنے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلم وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر لوگ محفوظ رہیں۔ سوائے اس صورت کے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کی ایذا دہی کا حکم دیا ہے۔

تم موت آنے سے قبل عام اور خاص احکام سب پر عمل کرلو۔ کیونکہ لوگ تو تمہارے سامنے موجود ہیں اور موت تمہیں گھیرتی چلی آ رہی ہے۔ تم گناہوں سے ہلکے ہو کر موت سے ملو۔ لوگ تو ایک دوسرے کا انتظار ہی کرتے رہتے ہیں۔ تم لوگ اللہ کے بندوں اور اس کے شہروں کی بربادی کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ تم سے اس کا ضرور سوال کیا جائے گا حتیٰ کہ چوپایوں اور گھاس پھوس کے بارے میں بھی تم سے سوال ہوگا۔

اللہ عزوجل کی اطاعت کرو۔ اس کی نافرمانی نہ کرو اور جو بھی تمہیں خیر نظر آئے اسے قبول کرو اور جو برائی دیکھو اسے چھوڑ دو اور اس وقت کو یاد کرو جب تم لوگ تھوڑی تعداد میں تھے اور زمین میں کمزور تھے''۔

طبری نے سیف کی روایت کو نقل کیا کہ ابو عثمان النہدی اور دوسرے راویوں نے بیان کیا ہے کہ عثمان کو جمعہ کے دن 18 ذی الحجہ 35 ہجری میں شہید کیا گیا۔ (تاریخ طبری عربی، باب 35 ہجری کے واقعات صفحہ نمبر 787)

وكتب إلي السري، عن شعيب، عن سيف، عن محمد وطلحة وأبي حارثة وأبي عثمان، قالوا: قتل عثمان ﷺ يوم الجمعة لثماني عشرة ليلة مضت من ذي الحجة سنة خمس وثلاثين على رأس إحدى عشرة سنة وأحد عشر شهراً واثنين وعشرين يوماً من مقتل عمر ﷺ.

وحدثت عن زكرياء بن عدي، قال: حدثنا عبيد الله بن عمرو، عن ابن عقيل، قال: قتل عثمان ﷺ سنة خمس وثلاثين.

وكتب إلي السري، عن شعيب، عن سيف، عن أبي حارثة وأبي عثمان ومحمد وطلحة، قالوا: قتل عثمان ﷺ لثماني عشرة ليلة خلت من ذي الحجة يوم الجمعة في آخر ساعة.

وقال آخرون قتل يوم الجمعة ضحوةً.

تاريخ الأمم والملوك

تاريخ الطبري

الإمام الفقيه المفسر المؤرخ أبو جعفر محمد بن جرير الطبري

(224 - 310) هـ

طبعة تقدم لها بتوضيح في أسانيد الطبري وبيان المؤاخذات عليها، وصححت النسخة على أصح النسخ الموجودة، وفهرست بفهارس للآيات وفهارس للأحاديث، وفهارس للموضوعات

اعتنى به

أبو صهيب الكرمي

بيت الأفكار الدولية

دعا گو: محمد ذوالقرنین

امام ابن خلدون لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی کی شہادت یوم جمعہ 18 ذی الحجہ 35 ہجری کو ہوئی۔

(تاریخ ابن خلدون جلد 2 حصہ اول خلفاے راشدین کا بیان صحفہ نمبر 364)

نے شور مچایا ابن عدیس نے کہا جانے دو اس کے سر سے ہم کو کوئی سروکار نہیں ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جس نے امیر المومنین عثمان کے قتل کا بیڑہ اٹھایا تھا وہ کنانہ بن بشیر تجیبی تھا۔ اسی نے تلوار چلائی تھی۔ عمرو بن حمق نے نیزہ کے چند زخم پہنچائے تھے۔ عمیر بن ضابی نے ٹھوکریں ماری تھیں۔ جس سے چند پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ ٹھوکریں لگانے کے وقت یہ کہتا جاتا تھا کہ کیوں تم ہی نے میرے باپ کو قید کیا تھا جو بے چارہ قید ہی کی حالت میں مرگیا۔

دعا گو: محمد ذوالقرنین

تجہیز و تکفین: امیر المومنین حضرت عثمانؓ کی شہادت اٹھارویں ذی الحجہ ۳۵ھ یوم جمعہ کو ہوئی تین دن تک بے گور و کفن پڑے رہے۔ حکیم بن حرام اور جبیر بن معطم' علی ابن ابی طالب کے پاس گئے۔ آپ نے دفن کرنے کی اجازت دی' شب کے وقت مابین مغرب و عشاء جنازہ لے کر نکلے' جنازے کے ساتھ زبیر' حسن ابوجہم بن حذیفہ' مروان تھے۔ جنت البقیع کے باہر حس کوکب میں دفن کیا۔ جبیر بن معطم نے نماز پڑھائی لیکن بعض مورخوں کا خیال ہے کہ مروان نے اور بعض کہتے ہیں کہ حکیم نے پڑھائی تھی۔ روایت کی جاتی ہے کہ بلوائیوں میں سے چند لوگوں نے دفن کرنے اور نماز جنازہ پڑھنے سے بھی تعرض کیا تھا۔ لیکن علی ابن ابی طالب نے ان کو جھڑکا اور سختی سے روکا بعض کا خیال ہے کہ علیؓ طلحہؓ زید بن ثابت' کعب بن مالک بھی شریک جنازہ تھے اور بغیر غسل کے انہیں کپڑوں میں دفن کیا جو پہنے ہوئے تھے۔

عہدِ عثمانیؓ کے عمال: بوقت شہادت ممالک اسلامیہ میں عمال اس تفصیل سے تھے۔ مکہ میں عبداللہ بن الحضرمی' طائف میں قاسم بن ربیعہ ثقفی' ضعار میں یعلی بن منبہ' جند میں عبداللہ بن ربیعہ' بصرے میں عبداللہ بن عامر' شام میں معاویہ بن ابی سفیان' حمص میں عبدالرحمٰن بن خالد' قنسرین میں حبیب بن مسلمہ' اردن میں ابوالاعور سلمی اور بحرین میں عبداللہ بن قیس فرازی عامل تھے۔ فلسطین صوبہ شام میں شامل تھا اس کی حکومت پر معاویہ کی جانب سے علقمہ بن حکیم کندی مامور تھا۔ عہدہ قضاء پر ابوالدرداء تھے کوفہ میں امامت ابوموسیٰ اشعری کرتے تھے میدان جنگ کی افسری قعقاع بن عمرو کے قبضہ میں تھی۔ سواد کے صیغہ مال پر جابر مزنی اور سماک انصاری مامور تھے۔ قرقیسا میں جریر بن عبداللہ' آذربائیجان میں اشعث بن قیس حلوان میں عتبہ بن نہاش' اصفہان میں سائب بن اقرع اور سبدان میں تمیس گورنر تھے۔ مدینہ منورہ میں بیت المال کے افسر

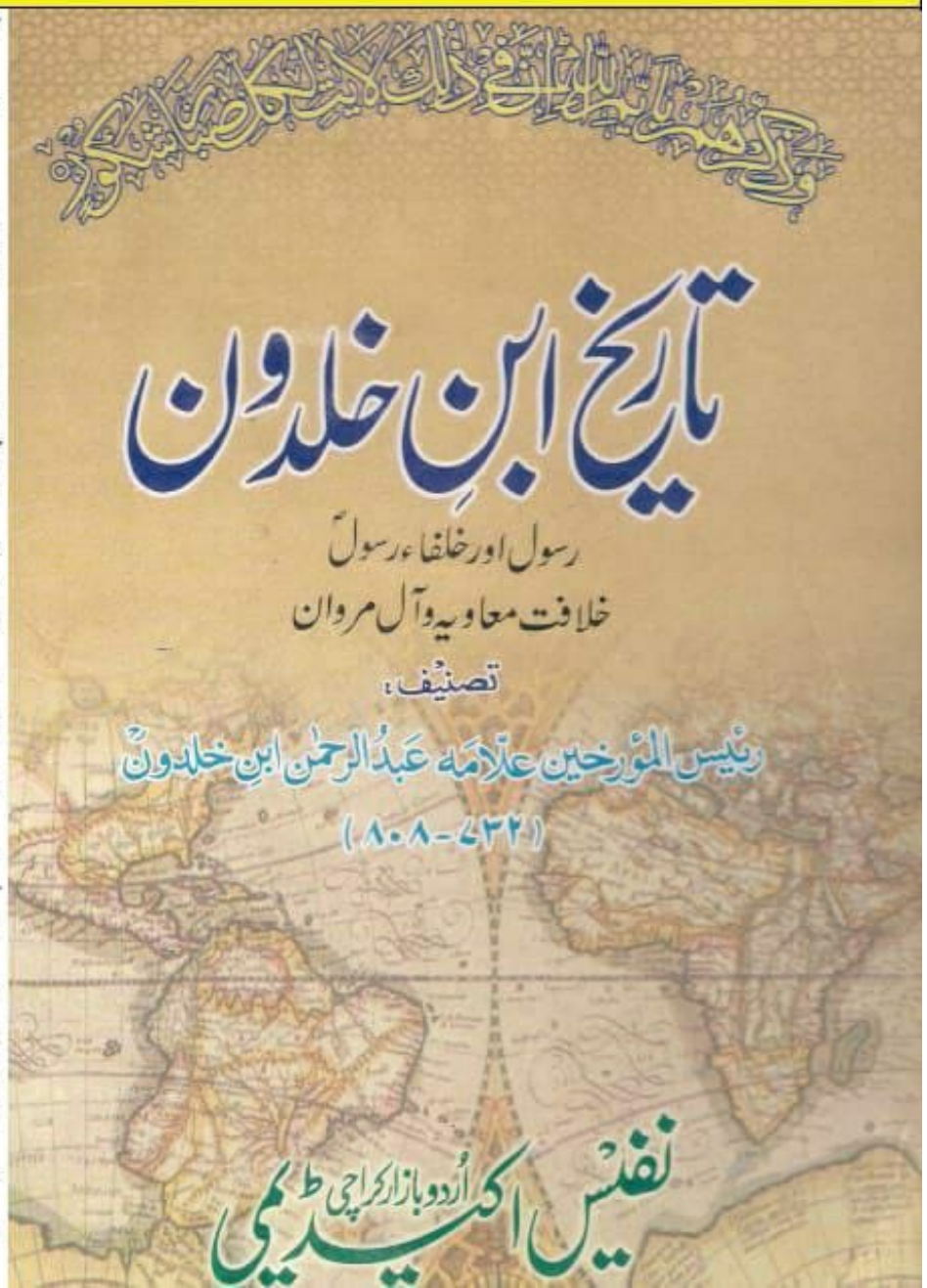

امام طبری صحیح سند کے ساتھ روایت لاے ہیں کہ سیف کی مشہور سلسلہ روایت کے مطابق حضرت عثمان جمعہ کے دن 18 ذی الحجہ کو شہید ہوے۔ (تاریخ طبری جلد 3 حصہ اول صحفہ نمبر 476)

تاریخ شہادت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تاریخ شہادت میں (اختلاف ہے البتہ تمام راویوں کا) اس پر اتفاق ہے کہ ان کی شہادت ماہ ذوالحجہ میں ہوئی ایک روایت یہ ہے کہ آپ کی شہادت ۱۸/ ذوالحجہ ۳۶ھ میں ہوئی مگر جمہور اور راویوں کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ ۱۸/ ذوالحجہ ۳۵ھ میں شہید ہوئے۔

۳۶ھ کی روایت:

محمد اخنسی اور ابن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بروز جمعہ ۱۸/ ذوالحجہ ۳۶ھ میں عصر کے بعد شہید ہوئے ان کی مدت خلافت بارہ سال سے بارہ دن کم تھی۔ اور ان کی عمر شریف بیاسی سال تھی۔

مصعب بن عبداللہ نے بھی اپنی روایت میں یہی تاریخ اور یہی وقت بتایا ہے۔

دعا گو: محمد ذوالقرنین

۳۵ھ کی روایت:

دوسرے راویوں کی روایت یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ۱۸/ ذوالحجہ ۳۵ھ میں شہید ہوئے۔

حضرت عامر شعبی کی روایت یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بائیس دن تک محصور رہے اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے پچیسویں سال ۱۸/ ذوالحجہ کی صبح کو شہید ہوئے۔

دیگر روایات:

ابو معشر کی روایت یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن بتاریخ ۱۷/ ذوالحجہ ۳۵ھ کو شہید ہوئے ان کی مدت خلافت بارہ سال سے بارہ دن کم تھی۔

سیف کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن بتاریخ ۱۸/ ذوالحجہ ۳۵ھ کو شہید ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہ گیارہ سال، گیارہ مہینے اور بائیس دن خلیفہ رہے۔

ابن عقیل نے بھی بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ۳۵ھ میں ہوئی۔

شہادت کا وقت:

سیف کی مشہور سلسلہ روایت کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت بروز جمعہ بتاریخ ۱۸/ ذوالحجہ دن کے آخری وقت ہوئی۔ دوسرے راویوں کا بیان ہے کہ ان کی شہادت چاشت کے وقت ہوئی۔